عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۲۴ تا ۳۰ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ جولائی ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۲۷

منکرینِ معراج جسمانی کے اعتراضات کے جوابات

چوبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

اسرائیل کو نیٹو کی کمان سونپنے کی منصوبہ بندی!

دورِ حاضر کے فتنے

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
FAIZAN-E-MAULA KAULAKI.INFO

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

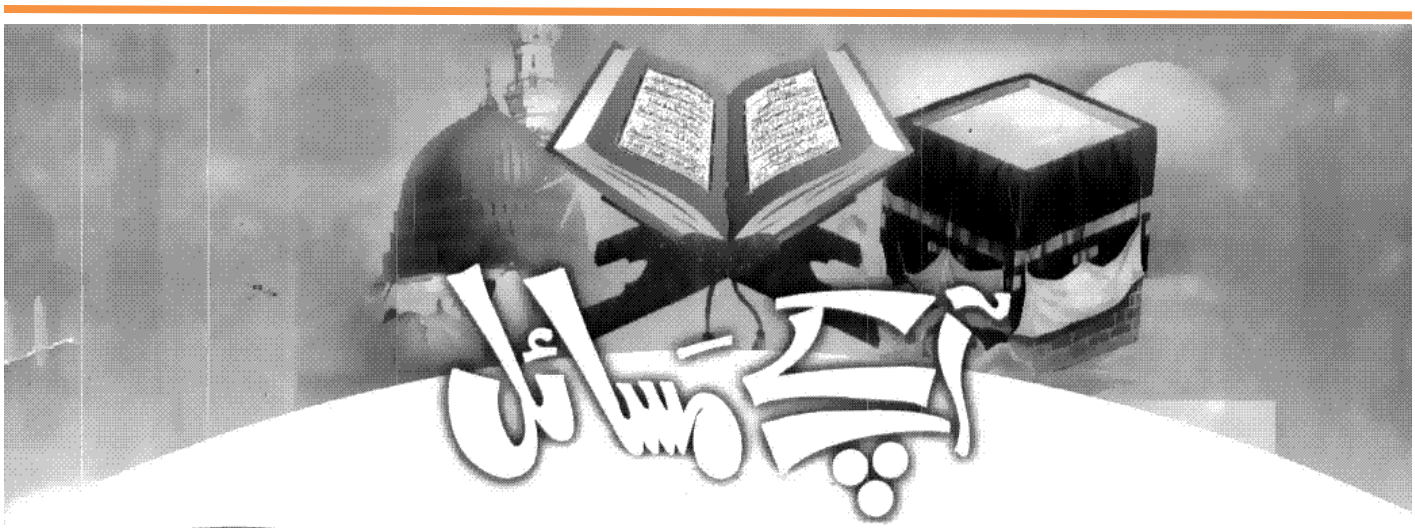

مولانا سعید احمد جلال پوری

چچی سے پردے کا حکم

سیّد جاوید حسن، کراچی

س:..... چچا کے انتقال کے بعد اس کے سگے بھتیجے کا رشتہ چچا کی اہلیہ سے ختم ہو جاتا ہے اور وہ ان کو چچی نہیں کہہ سکتا، یہ مجھے پتا ہے کہ چچی غیر محرم ہوتی ہے، کیا اس سے پردہ لازم ہے؟

ج:..... چچی تو چچا کی حیات میں بھی نامحرم تھی، اب بہر حال اگر بھتیجا چچا کی بیوہ سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح بھی ہو سکتا ہے اور جس خاتون سے رشتہ ہو سکتا ہو وہ غیر محرم ہے اور اس سے پردہ لازم تھا اور ہے۔

س:..... کیا شوہر کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے رشتہ ختم ہو جاتا ہے اور کیا بیوی اپنے مرے ہوئے شوہر کا چہرہ دیکھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج:..... شوہر کے مرنے کے بعد عدت تک بیوہ عورت اپنے مرحوم شوہر کے نکاح کے حکم میں ہوتی ہے، جب ہی تو عدت کے اندر اس کا نکاح کرنا حرام ہے، بہر حال بیوہ اپنے مرحوم شوہر کا چہرہ دیکھ سکتی ہے۔

س:..... زکوٰۃ کی رقم سیّد کو نہیں دے سکتے، اگر وہ زیادہ ضرورت مند ہو تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

ج:..... زکوٰۃ، مال کی میل کچیل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو مال کی میل کچیل دینا درست نہیں ہے، اگر سیّد مستحق ہے تو اس کی دوسرے مال سے مدد کی جائے۔

س:..... کیا زکوٰۃ کی رقم سے کسی کو عمرہ یا حج کروا سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ وہ کم آمدنی والا ہو؟

ج:..... اگر وہ رقم کسی مستحق کی ملکیت کر دی جائے اور وہ اس سے حج یا عمرہ کرے تو جائز ہے۔

غیر مسلم کا احترام

کاشف احمد، راولپنڈی

س:..... اسلام احترام انسانیت کا دین ہے، اگر کوئی غیر مسلم راستے میں ملے تو کیا اس کا احترام اور عزت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر وہ عمر میں بڑا ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

ج:..... جی ہاں! اسلام ضرورت مند و مستحق غیر مسلم کی خدمت اور احترام کی تلقین کرتا ہے، مگر ضرورت کی حد تک لیکن اگر وہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہو تو اگرچہ ضروری مدد کی گنجائش تب بھی ہے، مگر اس سے دلی اور قلبی نفرت ضرور ہونی چاہئے، یہ ایسے ہی جیسے پیاسے کتے کو پانی پلانے اور روٹی ڈالنے کی اجازت بلکہ حکم ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس کی ناپاکی سے نفرت کا بہر حال خیال رہنا چاہئے کہ کہیں وہ منہ مار کر ہمارے جسم اور لباس کو ناپاک نہ کر دے۔

وضو میں آنکھوں کے لینس اتارنا

امبر ریاض، کراچی

س:..... میری نظر بہت کمزور ہے، جس کے باعث مجھے آنکھوں میں لینس لگانے پڑتے ہیں، وضو کرتے ہوئے آنکھوں میں پانی نہیں جاتا یعنی چہرے پر پانی ڈالتے وقت آنکھیں بند کر لیتی ہوں، کیا اس صورت میں وضو ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ج:..... آنکھوں میں لگے لینس کو وضو کے وقت اتارنے یا آنکھوں کے اندر پانی لے جانے کی ضرورت نہیں، اگرچہ آپ وضو کرتے وقت آنکھیں بند کر لیتی ہیں تب بھی آپ کا وضو ہو جاتا ہے۔

غسل کا طریقہ

اے حفیظ، اسلام آباد

س:..... غسل کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج:..... اگر غسل فرض ہو تو پہلے استنجا کیا جائے، پھر جسم کے کسی حصہ پر اگر کوئی نجاست لگی ہو تو اس کو دھویا جائے، پھر منہ بھر کر کلی کی جائے، اگر روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کیا جائے، پھر ناک میں پانی دیا جائے اور پھر پورے بدن پر اس طرح پانی بہایا جائے کہ جسم کا بال برابر کوئی حصہ خشک نہ رہے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.NET

ہفت روزہ
ختم نبوت
ملتان

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۲۲تا۲۸/رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۶تا۲۲/جولائی ۲۰۰۹ء شمارہ:۲۷

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

قادیانیت کا تعاقب!	۵	ادارہ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد	۷	مفتی خالد محمود
دورِ حاضر کے فتنے	۱۲	مولانا سعید احمد جلال پوری
امریکا کو بیوی کی تلاش ہے	۱۵	محمد انیس الرحمٰن
منکرین معجزات جسمانی کے اعتراضات	۱۷	قاری عتیق الرحمٰن ہاشمی
مرزا قادیانی کے دجوہ بعداد (۴)	۲۱	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر
مولانا اللہ وسایا
معاون مدیر
عبداللطیف طاہر
قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد مغل ایڈووکیٹ
سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا
تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

www.ISHAAT-E-NUBUWWAT.COM
www.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
www.AMTKN.INFO

زرتعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ڈالر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی: ۲۲۵روپے، سالانہ ۴۵۰روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

انسان کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے، اور اس کو وہی ملے گا جو اس نے کمایا ہو۔''

(ترمذی، ج:۲ ص:۶۱)

''دوسری روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! قیامت کب برپا ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سائل کے سوال کا جواب دینے کے بجائے) نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ: وہ صاحب کہاں ہیں جنھوں نے قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں سوال کیا تھا؟ اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا: تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اس کے لئے (فرائض کے علاوہ) کوئی زیادہ نماز روزہ تو نہیں کیا، مگر یہ بات ضرور ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہو، اور تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کو اسلام کے بعد کسی بات کی خوشی اتنی نہیں ہوئی جتنی کہ اس ارشاد سے ہوئی۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۶۱)

''حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک اعرابی جس کی آواز بہت بلند تھی، حاضرِ خدمت ہوا، اس نے کہا: اے محمد! ایک آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن (اپنے اعمال کے لحاظ سے) ابھی تک ان کے ساتھ نہیں مل پایا (اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی انہیں لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت رکھتا ہے۔''

(ترمذی، ج:۲، ص:۶۱، ۶۲)

ان احادیث میں ان حضرات کے لئے بڑی بشارت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان اور مقبولانِ الٰہی سے سچی محبت رکھتے ہیں، ان شاء اللہ ان کا حشر بھی ان مقبولانِ الٰہی کے ساتھ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی معیت و رفاقت ان شاء اللہ ان کو نصیب ہوگی۔

ہمارے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف یہ شعر منسوب ہے:

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

''میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے محبت رکھتا ہوں، اگرچہ میں ان میں سے نہیں ہوں، حق تعالیٰ شانہٗ کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ مجھے بھی نیکی و پارسائی نصیب فرمائیں۔''

ان احادیث کا مضمون قرآنِ پاک کی آیت:

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

''وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيْقًا''

(النساء:۶۹)

سے ماخوذ ہے۔ اس سلسلے میں دو باتیں خوب اچھی طرح سمجھ لینے کی ہیں، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندوں سے سچی محبت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ان کی عادات و اطوار کو دل و جان سے پسند کرے، اور حتی الوسع ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش بھی کرے، اور ان کی پیروی میں اگر اس سے کچھ کوتاہی ہوتی ہو تو اس سے ندامت محسوس کرے، جو شخص اپنی شکل و صورت اور اپنے اعمال و اشغال میں سنتِ نبوی اور طریقۂ صالحین کی پروا نہیں کرتا، اس کا دعویٔ محبت صحیح نہیں، اور قیامت کے دن سچی محبت کی قیمت ہوگی، محبت کے جھوٹے دعووں کی کوئی قیمت نہیں۔ بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنتوں کا ان کی زندگی میں نہ صرف یہ کہ کوئی نام و نشان نظر نہیں آتا، بلکہ... نعوذ باللہ... ثم نعوذ باللہ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنتوں کو نفرت و حقارت سے دیکھتے ہیں، اور بسا اوقات ان کا مذاق بھی اڑاتے ہیں، مثلاً: داڑھی رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، بہت سے مدعیانِ عشق و محبت نہ صرف اس سے محروم ہیں، بلکہ وہ داڑھی کو حقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور داڑھی والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں، اور ان کو کبھی اس پر ندامت نہیں ہوتی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پامال کر رہے ہیں۔ (جاری ہے)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LADLEN.COM

اداریہ

قادیانیت کا تعاقب!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(الحمد للہ وسلام) علی عبادہ (الذین اصطفی!

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، پورے دین کا دارومدار اسی عقیدہ پر ہے، قرآن کریم کی ایک سو آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث اس عقیدے پر گواہ ہیں، تمام صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ چودہ صدیوں کے اکابر مفسرین، محدثین اور علماء کرام کا اس پر اجماع ہے، چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے (آخری نبی) ہیں۔'' (الاحزاب)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ ''خاتم النبیین'' کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت و رسالت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوسکتا، کیونکہ مقام نبوت، مقام رسالت سے عام ہے، کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا، اور اس مسئلہ پر کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں، جو صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت سے مروی ہیں۔'' (تفسیر ابن کثیر، ص ۴۹۳، ج ۳)

حجۃ الوداع کے موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔'' (المائدہ)

گویا دین اسلام کامل و مکمل ہوگیا، اس میں کسی اضافہ و ترمیم کی قطعی ضرورت نہیں رہی، لہٰذا کسی نئے نبی و رسول کی ضرورت بھی باقی نہ رہی۔

عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے نہایت حسین وجمیل محل بنایا، مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپؐ نے فرمایا: میں وہی (کونے کی اینٹ) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔'' (صحیح مسلم، ص:۴۴۸، ج:۲)

ایک حدیث میں حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میری بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔'' (ابوداؤد، ص:۲۲۸، ج:۲، ترمذی، ص:۴۵، ج:۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کے مطابق بہت سے جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو ختم کرنے اور ان کے اتحاد پر کاری ضرب لگانے کے لئے اپنے خود ساختہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کروایا، جس نے حرمتِ جہاد کا فتویٰ دیا، اور حکومت برطانیہ کی خوشامد اور چاپلوسی کے گھٹیا طریقے اختیار کئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد ونظریات کا امت کے تمام مکتبہ ہائے فکر کے علماء کرام نے تعاقب کیا اور اس کے مقابلہ میں میدان عمل میں آئے، خصوصاً علمائے دیوبند نے اس سلسلہ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مارچ ۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ اجتماع کے موقع پر امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ملک بھر کے پانچ سو علمائے کرام کی موجودگی میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو ''امیر شریعت'' کا خطاب دیا اور قادیانیت کی سرکوبی کے لئے آپ کا انتخاب کیا۔ ۱۹۳۴ء میں مجلس احرار اسلام ہند نے قادیان میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی، جس سے قادیانی ایوانوں میں زلزلہ آ گیا۔

تقسیم ہند کے بعد قادیانیوں نے چنیوٹ کے قریب چناب نگر (ربوہ) کو اپنی ارتدادی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور پاکستان میں مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا سکہ رائج کرنے کا خواب دیکھنے لگے، ان حالات میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ۱۳/دسمبر ۱۹۵۴ء کو ''مسجد سراجاں ملتان'' میں اپنے مخلص رفقاء کی مجلس مشاورت طلب کی اور غور وخوض کے بعد ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے ایک غیر سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی گئی، اس جماعت کے امیر وقائد کے طور پر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا انتخاب عمل میں آیا، اس محاذ پر علمائے کرام نے قادیانی فتنے کا تعاقب کیا اور امت کو گمراہ کن عقائد سے خبردار کیا۔

۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، مگر قادیانیوں نے اسے تسلیم نہیں کیا اور بدستور اپنی ملحدانہ سرگرمیاں جاری رکھیں، بیرون ممالک خصوصاً افریقی ممالک میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے رہے۔

۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا گیا تو قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہوکر لندن چلا گیا۔ ٹلفورڈ میں ''اسلام آباد'' کے نام سے اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کرلیا۔ جہاں سے گمراہ کن اور کفریہ عقائد ونظریات کا پرچار جاری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر سوم مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ایک موقع پر فرمایا:

''آج کل امریکا چاند پر پہنچنے کی کوشش کررہا ہے، اگر کسی وقت چاند پر انسان آباد ہوں اور اگر زمین سے کوئی انسانی قافلہ چاند پر منتقل ہوا تو جو سیارہ انسانی آبادی کے سب سے پہلے قافلے کو لے کر جائے گا، اس میں انشاء اللہ ہماری کوشش ہوگی کہ ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کا نمائندہ بھی ہو۔''

چنانچہ مجلس نے مسلمانوں کے تعاون سے لندن میں جگہ خرید کر قادیانیت کے تعاقب کے لئے دفتر قائم کیا۔ ۱۹۸۵ء سے پہلے دو سال لندن میں اور اب سینٹرل مسجد بیلگر یوروڈ برمنگھم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس میں برطانیہ کے علاوہ بیلجیم، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک کے علماء کرام شرکت فرما کر خطاب کرتے ہیں، پاکستان، ہندوستان، اور بنگلہ دیش کے علماء کرام بھی شریک ہوکر عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں اور ان ممالک کے مسلمانوں خصوصاً نوجوان نسل کو قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرتے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

جو بیسویں سالانہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین ہے جو اس کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آخری اُمت، اُمت محمدیہ کو عطا کیا گیا، اسلام جو اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہدایت ہے اس میں انسان کی دنیوی اور اُخروی سعادت کا راز پنہاں ہے، یہ دین مجموعہ ہے عقائد وعبادات کا، قوانین واحکام کا، اخلاق وتزکیہ نفوس کا، اسلام میں عبادات کا جامع ترین نظام موجود ہے، جس میں عبادات بدنیہ بھی ہیں جیسے نماز، روزہ وغیرہ تو مالی عبادات بھی ہیں جیسے زکوٰۃ، صدقات، کفارات وغیرہ اور بدنی ومالی دونوں کی جامع عبادت بھی ہے جیسے حج وعمرہ، اسلام میں صرف عبادات کا نظام ہی نہیں بلکہ وہ احکام وقوانین کا محیر العقول جامع ترین نظام بھی رکھتا ہے جس میں نظم مملکت سے لے کر اُمور خانہ داری تک زندگی کے انفرادی، اجتماعی، دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی ہر پہلو اور ہر گوشے کے لیے ہدایات موجود ہیں اسی طرح اس میں نفس وروح کے تزکیہ کے لیے ہدایات وارشادات موجود ہیں غرض زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے لیے اسلام کے نظام حیات کے لیے کافی وشافی سرمایہ موجود نہ ہو، دین اسلام ان تمام اصول وضوابط اور ہدایات واحکام سے مزین ہے جو انسان کی فلاح وبہبود کے لیے درکار ہیں اور جن سے دنیا کے ہر مذہب وازم کا دامن خالی ہے۔

آج برملا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اُمت مسلمہ کے سوا اقوام عالم میں کسی قوم اور کسی ملت کو یہ شرف حاصل نہیں کہ اس کے پاس کامل ومکمل آسمانی ہدایت نامہ موجود ہو دوسری تمام اقوام انسانیت کی الجھی ہوئی گتھیوں کو اپنے ناقص تدبیر اور اپنی عقل خام اور فکر نارسا سے سلجھانا چاہتی ہیں اور وحی الٰہی کی روشنی سے محروم ہونے کی بنا پر تاریک وادیوں میں بھٹک رہی ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے یہ اعلان کرایا:

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنا احسان پورا کردیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا''

مفتی خالد محمود

(المائدہ)

دین کے کامل ومکمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اصول وضوابط اور احکام وہدایات کے اعتبار سے یہ دین مکمل ہوچکا ہے اب اس میں کسی اضافے، کسی ترمیم، کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے، جب دین مکمل ہوچکا تو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے اب یہی دین اسلام کافی ہے، اور جب دین کامل ہوچکا اور اس میں نہ تبدیلی کی ضرورت ہے نہ ترمیم واضافہ کی تو اب کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہی۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ پر یہ سلسلہ نبوت ختم فرمادیا اور قرآن کریم میں اعلان کردیا کہ:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔''

(سورہ احزاب)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان درحقیقت اس اُمت پر ایک احسان عظیم ہے اس عقیدہ نے اس اُمت کو ایک وحدت کی لڑی میں پرودیا ہے، آپ پوری دنیا میں کہیں چلے جائیں اور آپ ہر دور اور ہر عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں آپ کو نظر آئے گا کہ خواہ کوئی کسی قوم، کسی زبان، کسی علاقہ اور کسی عہد کا باشندہ کیوں ہو، اگر وہ مسلمان ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا ایمان ہے تو ان کے عقائد، ان کی عبادات، ان کے دین کے ارکان، ان کا طریقہ اس میں آپ کو یکسانیت اور وحدت نظر آئے گی جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پانچ نمازیں فرض تھیں اسی طرح آج بھی پانچ نمازیں فرض ہیں، ان کے جو اوقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے وہی آج بھی ہیں جو اوقات سعودی عرب میں ہیں وہی اوقات امریکہ، یورپ اور ایشیائی ممالک میں ہیں اسی طرح روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر احکام ہیں، یہ سب نتیجہ ہے ختم نبوت کا اتمام نبوت کا، اکمال شریعت کا۔ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

''اس عقیدہ نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کو پارہ پارہ کرنے والی

اُن تحریکات اور دعوتوں کا شکار ہونے سے بچایا جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہیں۔ اسی عقیدہ کا فیض تھا کہ اسلام ان مدعیان نبوت اور محرفین اسلام کا بازیچۂ اطفال بننے سے محفوظ رہا جو تاریخ کے مختلف وقفوں اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتے رہے۔ ختم نبوت کے اس حصار کے اندر یہ ملت ان مدعیوں کے دستبرد اور یورش سے محفوظ رہی جو اس کے ڈھانچے کو بدل کر ایک نیا ڈھانچہ بنانا چاہتے تھے اور وہ ان تمام سازشوں اور خطرناک حملوں کا مقابلہ کرسکی جن سے کسی پیغمبر کی اُمت اس سے پہلے محفوظ نہیں رہی اور اتنے طویل عرصہ تک اس کی دینی اور اعتقادی یکسانیت قائم رہی۔ اگر یہ عقیدہ اور حصار نہ ہوتا تو یہ اُمتِ واحدہ ایسی مختلف اُمتوں میں تقسیم ہوجاتی جن میں سے ہر اُمت کا روحانی مرکز الگ ہوتا۔ علمی وتہذیبی سرچشمہ الگ ہوتا۔ ہر ایک کی الگ تاریخ ہوتی، ہر ایک کے الگ اسلاف اور مذہبی پیشوا اور مقتداء ہوتے، ہر ایک کا الگ ماضی ہوتا۔

عقیدہ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لیے ایک شرف وامتیاز ہے، وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے اور اس میں یہ لیاقت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ خدا کے آخری پیغام کو قبول کرے۔ اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی، کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں، اس عقیدے سے انسان کے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکا ہے اور اب دنیا کو اس سے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں، اب دنیا کو نئی وحی کے لیے آسمان کی طرف دیکھنے کے بجائے خدا کی پیدا کی ہوئی طاقتوں سے فائدہ اٹھانے اور خدا کے نازل کیے ہوئے دین واخلاق کے بنیادی اصولوں پر زندگی کی تنظیم کے لیے زمین کی طرف اور اپنی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت انسان کو پیچھے کی طرف لے جانے کے بجائے آگے کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ انسان کے سامنے اپنی طاقتوں کو صرف کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ وہ انسان کو اپنی جدوجہد کا حقیقی میدان اور رُخ بتلاتا ہے۔ اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتو انسان ہمیشہ تذبذب وبے اعتمادی کے عالم میں رہے گا۔ وہ ہمیشہ زمین کی طرف دیکھنے کے بجائے آسمان کی طرف دیکھے گا۔ وہ ہمیشہ اپنے مستقبل سے غیر مطمئن اور متشکک رہے گا۔ اس کو ہر مرتبہ ہر نیا شخص یہ بتلائے گا کہ گلشن انسانیت اور روضہ آدم ابھی نامکمل تھا، اب وہ برگ وبار سے مکمل ہوا ہے اور وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ جب اس وقت تک یہ نامکمل رہا تو آئندہ کی کیا ضمانت ہے اس طرح وہ بجائے اس کی آبیاری اور اس کے پھلوں اور پھولوں سے متمتع ہونے کے باغبان کا منتظر رہے گا جو اس کو برگ وبار سے مکمل کرے۔''

(قادیانیت مطالعہ وجائزہ، صفحہ نمبر ۱۶۳،۱۶۴)

اور مشہور عالم دین، مناظر اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''الغرض ختم نبوت صرف ایک دینی مسئلہ اور عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کا عنوان ہے کہ اب سارے انسانوں کے لیے نجات کی آخری شرط بس ہمارے اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی ہدایت کا اتباع کرنا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کی برطانیہ روانگی

کراچی (پ ر) چوبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سینٹر مسجد بیلگر یوروڈ برمنگھم میں شرکت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام ومبلغین کا ایک وفد آج لندن روانہ ہوگیا۔ وفد میں مجلس کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری، مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا قاری فیض اللہ چترالی، حافظ محمد ایوب اور قاری شبیر احمد سہارن پوری شامل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور مبلغین انگلینڈ کے شہر شہر جاکر وہاں کی مساجد میں قادیانی فتنے کی سنگینی، مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے کی سازشوں سے مسلمانوں کو آگاہ کریں گے اور ۱۲/ جولائی ۲۰۰۹ء کو برمنگھم میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیں گے۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں پاکستان اور برطانیہ کے علماء کرام کے علاوہ بیلجیئم، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک کے علماء کرام کی کثیر تعداد شرکت کرے گی، جبکہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے علماء ومشائخ بھی شرکت فرما کر کانفرنس کی سرپرستی فرمائیں گے۔ یہ کانفرنس عقیدہ ختم نبوت کی آواز کو یورپی مسلمانوں تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ثابت ہوگی۔

ہے۔ اس لیے اب قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کو مطمئن اور یکسو ہوکر بس ان کا اتباع کرنا چاہیے۔ انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے سلسلہ میں یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔

بس اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی نئی نبوت کی گنجائش نکالتا ہے، وہ اللہ کے اس فیصلہ اور اس کے قائم کیے ہوئے اس سارے دینی نظام کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے، ذرا اس کے دوررس نتائج پر غور کیجیے! یہ دوسری قسم کی اعتقادی گمراہیوں سے بہت مختلف قسم کی بات ہے۔ اس کا اثر پورے دین پر پڑتا ہے۔ نئے نبی کی آمد پر اس پر ایمان لانا مدار نجات ہوجاتا ہے۔ وہی نبیٔ وقت ہوتا ہے اور اس کے زمانہ کا کوئی شخص جو اس سے پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرے۔ لیکن اس کو نہ مانے تو وہ کافر اور اللہ کی لعنت کا مستحق ہوجاتا ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نجات کی آخری شرط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا نہیں ہوگا۔ بلکہ بعد میں آنے والے اس نبی پر ایمان لانا نجات کی آخری شرط ٹھہرے گا۔ (جیسا کہ قادیانی اُمت مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق صاف صاف کہتی ہے کہ ان کا انکار کرنے والے اسی طرح کافر اور لعنتی ہیں جس طرح پہلے نبیوں کے منکر لعنتی اور کافر ہوئے)

پس جو لوگ دین میں اتنا بڑا فساد برپا کرنا چاہیں اور قیامت تک کے لیے قائم کیے ہوئے اللہ کے اس نظام کو یوں درہم برہم کرنا چاہیں۔ لازماً ایمان والوں کو ان کے ساتھ دوسرے تمام زنادقہ ومرتدین سے زیادہ سخت معاملہ کرنا چاہیے۔''

(احتساب قادیانیت، صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۵)

اور اپنے استاد محترم محدث اعصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا قادیانیت کے خلاف جو غصہ اور غیض وغضب تھا اس کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''اس امام عصر کا حال قادیانیت کے خلاف شدت غیظ کے بارے میں یہ تھا کہ عاجز راقم سطور خود اپنے متعلق عرض کرتا ہے کہ کبھی کبھی دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ دنیا میں طرح طرح کا کفر اور بددین موجود ہیں۔ پھر حضرت کو سب سے زیادہ غیظ اور غصہ قادیانیوں ہی کے خلاف کیوں ہے اور کفر والحاد کے دوسرے تمام فتنوں سے زیادہ قابل توجہ آپ قادیانیت کو کیوں سمجھتے ہیں؟ بہت دنوں کے بعد یہ بات سمجھ میں آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت کا دعویٰ اور اس کی گنجائش سمجھنا دین کے اس پورے نظام کو درہم برہم کردیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبوت محمدی کے ذریعہ قیامت تک کے لیے قائم کیا ہے۔ اس لیے اللہ کے جن بندوں پر اس دجالی فتنہ کی حقیقت اور اس کے ضرر کا پوری طرح انکشاف ہوا ان کے قلوب میں اتنا شدید غیظ پیدا ہوجانا بالکل قدرتی بات ہے۔ اور یہ صدیقی نسبت ہے۔''

(احتساب قادیانیت، جلد ۱۸، صفحہ ۱۱۵)

اس حقیقت کو علامہ اقبال نے بھی بیان کیا ہے:

''قرآن کریم کے بعد نبوت ووحی کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین ہے یہ ایک ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا، ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کردینے کے مترادف ہے قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلام، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لیے قطعاً مضر ومنافی ہے۔''

(فیضان اقبال، صفحہ ۴۳۵)

بلکہ یہ عقیدہ ختم نبوت اس اُمت کی بقا کا ضامن ہے جب تک یہ ختم نبوت کا عقیدہ موجود ہے یہ اُمت، اُمت رہے گی اگر یہ عقیدہ نہ رہا تو پھر یہ اُمت اُمت بھی نہیں رہے گی بلکہ اُمتیں جنم لیں گی اور اُمتیں بھی کیا گروہ اور جماعتیں بنیں گی، ایک کھیل تماشا ہوگا، آئے دن کسی گوشہ اور کونہ سے ایک نبی اٹھے گا، ایک ایک شہر سے کئی کئی نبی اُبھریں گے، ان میں مناقشت چلے گی ہر ایک اپنے دعویٰ کو مؤثر بنانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگائے گا اور اپنے ماننے والوں کی تعداد بڑھائے گا اور پھر ان میں مقابلہ بازی ہوگی اور اس طرح اس اُمت کا اُمت پنا ختم ہوجائے گا اسی لیے علامہ اقبال نے یہ حقیقت واشگاف الفاظ میں بیان کی:

''دین وشریعت تو قائم ہیں کتاب وسنت سے، دین وشریعت کی بقا اور دین وشریعت کا استقرار اور وجود مربوط ہے کتاب وسنت سے، جب تک کتاب وسنت ہے، دین باقی ہے، دین وشریعت باقی لیکن اُمت کی بقاء ختم نبوت کے عقیدے سے ہے۔''

(بحوالہ خطبات مفکر اسلام، جلد ۵، صفحہ ۱۰۹)

چونکہ یہ دین ایک عالمگیر دین ہے اور ایک

ابدی ودائمی دین ہے، رہتی دنیا تک کے لیے راہنما دین ہے اس لیے ہمیشہ غیر اسلامی حلقوں اور غیر اسلامی معاشروں اور غیر دینی مملکتوں میں ہمیشہ یہ سوچ رہی کہ اس میں کس طرح تبدیلی کی جائے کہ اس دین میں کمی آجائے اور اس دین کے ماننے والوں کا اعتماد متزلزل ہوجائے، اس کے لیے ان لوگوں نے ہمیشہ جتن کیے، سازشیں کیں، لوگوں کو کھڑا کیا، اور ہمیشہ وہ اس فکر میں سرگرداں وپریشان رہے کہ اس دین کی وحدت اور جامعیت اور اس کی عالمگیریت وابدیت کو ختم کردیا جائے، اس کے لیے بہت سی تحریکیں اٹھیں لیکن ان تمام فتنوں میں جو اُمت کی تاریخ میں رونما ہوئے فتنہ قادیانیت سرفہرست ہے، ظہور اسلام سے لے کر اس وقت تک کوئی فتنہ اسلام کی تاریخ میں اتنا نازک اور ابتلاء کا نہیں رہا، جتنا قادیانیت ہے، اس کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ ایک مستقل دین اور متوازی اُمت کی تشکیل کرتا ہے بعض لوگ اسے بھی دیگر فرقوں کی طرح ایک اسلامی فرقہ سمجھ کر اس فتنہ کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں شاید ان کی نظر سے قادیانی لٹریچر نہیں گزرا، ورنہ وہ کبھی اس سوچ کے حامل نہ ہوتے، حقیقت یہ ہے کہ وہ متوازی اُمت اور ایک مستقل دین کی داعی ہے، یہاں نبی کے مقابلے میں نبی کو کھڑا کیا گیا بلکہ اسے دوسرے انبیاء سے حتی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دیا گیا، شعائر کے مقابلہ میں شعائر، مقامات مقدسہ کے مقابلہ میں مقامات مقدسہ، کتاب کے مقابلہ میں کتاب، افراد کے مقابلہ میں افراد، غرض ہر چیز کا بدل انہوں نے مہیا کیا، چنانچہ نبی کے مقابلہ میں نبی اور اس جھوٹے نبی کے ماننے والوں کو صحابہ کا درجہ دیا گیا، اس کی بیویوں کو امہات المؤمنین کہا گیا، مکہ اور مدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو ارض حرم اور مکۃ المسیح قرار دیا، حج کے مقابلہ میں قادیان حاضری کو حج سے زیادہ ثواب قرار دیا، قرآن کریم کے مقابلہ میں ''تذکرہ'' نامی کتاب کو پیش کیا غرضیکہ ایک ایک چیز میں اختلاف کیا اور صرف اختلاف نہیں بلکہ مقابلہ کیا اور خود اس کا انہوں نے اعتراف کیا چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود اپنی ایک تقریر میں کہتا ہے:

''حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں) کا اسلام اور ہے ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا اور، اسی طرح ہر بات میں ان سے اختلاف ہے''۔

''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، آپ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے''۔

(خطبہ مرزا محمود الفضل قادیان، جلد۱۹ صفحہ۱۳)

اس طرح کی اور بے شمار تحریریں پیش کی جاسکتی ہیں جن سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہ کوئی فرقہ نہیں بلکہ نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک بغاوت کا نام قادیانیت ہے اور علماء اسی لیے اسے سب سے بڑا فتنہ قرار دیتے ہیں صرف علماء ہی نہیں بلکہ علامہ اقبال نے بھی اس حقیقت کا اظہار کیا ہے:

''بانی تحریک (مرزا غلام احمد) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا، علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے یہ تمام اُمور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ، ہندوؤں سے۔''

(حرف اقبال، صفحہ۱۳۷، ۱۳۸)

''مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لیے خطرناک ہیں چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنیادی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لیے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لیے کہ اسلامی وحدت نبوت سے ہی استوار ہوئی ہے۔''

(حرف اقبال، صفحہ۱۲۲)

اور پنڈت جواہر لال نہرو کے جواب میں علامہ اقبال نے لکھا:

''میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں''

(بحوالہ کچھ پرانے خطوط)

اس قادیانی فتنہ کی شدت کو بیان کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں:

''مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثوں کا نظریہ ایجاد کیا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار تو چھٹی صدی عیسوی میں مکہ میں مبعوث ہوئے تھے اور دوسری مرتبہ (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں قادیان کی ملعون بستی میں۔ مکی بعثت کا دور تیرھویں صدی ہجری پر ختم ہوگیا اور اب چودھویں صدی سے قیامت تک قادیانی بعثت ونبوت کا دور ہوگا۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو تیرھویں صدی کے بعد کالعدم قرار دے کر خاتم النبیین کا منصب خود سنبھال لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات مخصوصہ کو اپنی جانب منسوب کرنے کے لیے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بے دریغ تحریف کر ڈالی۔ اسلامی عقائد کا مذاق اڑایا، انبیاء علیہم السلام کو فحش گالیاں دیں، تمام اُمت مسلمہ کو گمراہ اور کافر ومشرک قرار دیا۔ قصر اسلام کو منہدم کرکے ''جدید عیسائیت'' کی بنیاد رکھی۔ انگریز کی ابدی غلامی کو مسلمانوں کے لیے فرض وواجب قرار دیا، مسئلہ جہاد کو حرام اور منسوخ ٹھہرایا اور مجاہدین اسلام کو منکر خدا قرار دیا۔ جن لوگوں کو قادیانیت کی گہرائی کا علم نہیں، اور وہ اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں، انہیں اس فتنہ کی شدت کا احساس نہیں ہوسکتا، واقعہ یہ ہے کہ صدر اول سے لے کر آج تک جتنے فتنے پیدا ہوئے ان سب کی مجموعی فتنہ پردازی بھی فتنہ قادیانیت کے سامنے شرمندہ ہے۔ اگر ملاحدہ وزنادقہ اور مدعیان نبوت ومہدویت کی تحریفات کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں قادیانی تحریفات کو جگہ دی جائے تو یقین ہے کہ قادیانی کی تحریفات کا پلڑہ بھاری رہے گا۔''

(تحفہ قادیانیت، صفحہ۱۴، جلد دوم)

''چودھویں صدی ہجری میں اسلام کو جن فتنوں کا سامنا کرنا پڑا، ان میں سب سے بدتر اور منحوس فتنہ وہ تھا جسے دنیا ''فتنہ قادیانیت'' کے نام سے جانتی ہے۔ اس فتنہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی (متوفی: ۱۳۲۶ھ) اور ان کے متعلقین کسی پر نیچریت کی اور کسی پر دہریت کی چھاپ تھی، مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت سے انگریز کو اس ذہنی ارتداد کے لیے دو اہم ترین فائدے نظر آئے، اول یہ کہ یہ تحریک صرف خواص اور پڑھے لکھے روشن خیال افراد تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ اس کا دائرہ کار عوام کی سطح تک پھیل جائے گا، دوم یہ کہ جو نظریات ملحدان یورپ اور ان کے شاگردان عزیز نیچریت یا دہریت کی تہمت کی بنا پر مسلمانوں سے قبول کرانے میں کامیاب نہیں ہوسکے وہی نظریات ''وحی والہام'' کی سند سے قادیانی نبوت پیش کرے گی، اور مسلمان اس کے سامنے سر تسلیم خم کردیں گے۔

مشرق ومغرب کے تمام ملاحدہ کے سارے افکار اور ان کی تمام جدوجہد کا خلاصہ اگر نکالا جائے تو یہ ہے کہ اسلام اپنی موجودہ شکل میں جو اس وقت مسلمانوں کے سامنے ہے (نعوذ باللہ) لائق اعتبار اور قابل اعتماد نہیں اور جن لوگوں نے قادیانی اور اس کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ٹھیک یہی خلاصہ قادیانی تحریک کے عقائد وافکار کا ہے۔''

(تحفہ قادیانیت، جلد دوم، صفحہ ۱۹، ۲۰)

اسی لیے تمام علماء، مشائخ اور ہر مکتبہ فکر سے وابستہ حضرات نے اس فتنہ کا تعاقب کیا اور سبھی کو کرنا چاہیے، مگر علماء دیوبند نے اس سلسلہ میں جو محنتیں کیں اور ہر میدان میں اس فتنہ کا مقابلہ کیا وہ اسی کا حصہ ہے، اور آج تک کرتے چلے آرہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام بھی اسی کا تسلسل ہے، یہ جماعت مستقل طور پر ہر دور میں ہر جگہ، ہر میدان میں مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ اور ناموس رسالت کے تحفظ اور ردّ قادیانیت کے لیے سرگرم عمل ہے۔ برمنگھم یو.کے. میں سالانہ کانفرنس بھی اسی کا ایک حصہ ہے جو ہر سال برمنگھم کی سنٹرل جامع مسجد میں بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوتی ہے جس میں پورے یو.کے. سے کثیر تعداد میں مسلمان شریک ہوتے ہیں، اس کانفرنس میں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، جرمنی، بیلجیم کے علاوہ یو.کے. کے مقامی علماء اپنے بیانات سے سامعین کو مستفید کرتے ہیں یہ کانفرنس صبح دس بجے شروع ہوتی ہے اور شام سات بجے تک جاری رہتی ہے اس کے دو سیشن منعقد ہوتے ہیں ایک ظہر کی نماز سے قبل اور ایک ظہر کی نماز کے بعد۔ اس سال بھی یہ سالانہ چوبیسویں کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں پورے ملک سے مسلمانوں نے شرکت کرکے اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے آپ کی شفاعت کے طلب گار ہوئے۔ برمنگھم کے مسلمان اس کانفرنس کی میزبانی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

دورِ حاضر کے فتنے

مولانا سعید احمد جلال پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

آقائے دوعالم حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، قیامت تک اب دوسرا کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی قیامت تک آنے والے انسانوں کے نبی ورسول ہیں اور آپ کی تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کے لئے ذریعہ نجات اور باعث ہدایت ہیں، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، اسی طرح آپ کی امت بھی آخری امت ہے، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: ''انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم'' (مستدرک حاکم، ص:۵۳۶، ابن ماجہ: ص:۲۹۷، طبع نور محمد کراچی، التصریح ص:۱۴۲، طبع دارالعلوم کراچی) ...میں نبیوں میں سے آخری نبی ہوں اور تم امتوں میں سے آخری امت ہو... لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رہتی دنیا تک کے انسانوں کی ہدایت و راہ نمائی کی غرض کے لئے آئندہ قیامت تک خطرات، اندیشوں اور فتنوں کی نشاندہی کی اور ان سے بچنے کی تدابیر اور شکلیں بیان فرمائی ہیں، تاکہ آپ کی امت پیش آنے والی ہر مشکل اور ہر گھاٹی سے بخیر وخوبی پار ہو سکے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت میں پیش آنے والے کن، کن، خطرات اور فتنوں کی نشاندہی فرمائی ہے؟ صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ملاحظہ ہو:

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا، ہم میں سے بعض خیمے لگا رہے تھے، بعض تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے، اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے اعلان کیا کہ نماز تیار ہے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے: لوگو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا ہے اس کا فرض تھا کہ اپنی امت کو وہ چیزیں بتلائے جسے وہ ان کے لئے بہتر سمجھتا ہے اور ان چیزوں سے ڈرائے جن کو ان کے لئے برا سمجھتا ہے، سنو! اس امت کی عافیت پہلے حصہ میں ہے اور امت کے پچھلے حصہ کو ایسے مصائب اور فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے، ایک فتنہ آئے گا پس مومن یہ سمجھے گا کہ یہ مجھے ہلاک کردے گا، پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا، تیسرا فتنہ آتا رہے گا اور مومن کو ہر فتنہ سے یہی خطرہ ہوگا کہ وہ اسے تباہ و برباد کردے گا، پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے دوزخ سے نجات ملے اور وہ جنت میں داخل ہو، اس کی موت اس حالت میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہی معاملہ برتے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس شخص نے کسی امام کی بیعت کرلی اور اسے عہد و پیمان دے دیا پھر اسے جہاں تک ممکن ہو اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔'' (صحیح مسلم، ص:۱۲۶، ج:۲، نسائی، ص:۱۸۴، ج:۲، ابن ماجہ ص:۲۸۴، مسند احمد، ص:۱۹۱، ج:۲، نسائی، ص:۱۲۹، ج:۸)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کی شدت و سنگینی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''ان تاریک فتنوں کی آمد سے پہلے، پہلے نیک اعمال کرلو، جو اندھیری رات کی تہہ بہ تہہ تاریکیوں کے مثل ہوں گے، آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر، دنیا کے چند ٹکوں کے بدلے اپنا دین بیچ دے گا۔'' (صحیح مسلم ص:۱۷۵، ج:۱)

یقیناً اب سے کچھ عرصہ قبل تک ان فتنوں کی کثرت اور دین فروشی کے سلسلہ میں کسی انسان کی اس قدر گراوٹ کا یقین نہیں آسکتا تھا اور کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسا بھی ہوگا؟

لیکن نئے نئے فتنوں، فتنہ پروروں، اضلال و

گمراہی کی نت نئی شکلوں اور تلبیس ابلیس کی جدید سے جدید تر صورتوں کو دیکھ کر سب کچھ ممکن نظر آنے لگا ہے۔ بلا مبالغہ جس رفتار اور جس تیزی سے یکے بعد دیگرے فتنے رونما ہونے لگے ہیں، اس سے ہر صاحب عقل وفہم اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ کون سا دور ہے؟ یقیناً یہ شرور وفتن اور قرب قیامت کا دور ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ان فتنوں کے سامنے بند باندھا جائے اور ان کی راہ روکی جائے ورنہ ضلالت وگمراہی کی یہ آگ کسی ایک فرد، گھرانے، محلے، بستی، شہر، ملک، قوم اور خطے تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ جنگل کی آگ کی طرح یہ پھیلے گی اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں، ان کی اولادوں اور نسلوں کے ایمان وعقیدہ کو بھسم کر کے رکھ دے گی۔

شیطان ملعون، یہودی اور عیسائی دنیا کو اپنے اضلال واغوا کا شکار بنا کر ان کو دین، ایمان، مذہب اور ملت سے دور کر چکا، اور ان کا اپنے چرچ و عبادت خانہ کے ساتھ رشتہ توڑنے میں کامیاب ہو چکا ہے، اور وہ ان کے کانوں میں یہ افسوں پھونکنے میں کامیاب ہو چکا ہے کہ مذہب انسان کا پرائیویٹ معاملہ ہے، لہٰذا اگر کوئی مذہب کے ساتھ تعلق رکھے یا نہ رکھے یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے، اس میں کسی کو دخل دینے کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں! ہاں! یہ اسی کی ''برکت'' ہے کہ آج یورپ، افریقہ، امریکا اور دوسرے عیسائی ممالک میں چرچ اور مذہبی عبادت گاہیں ویرانی کا شکار ہیں اور ان پر ''برائے فروخت'' کے بورڈ آویزاں ہیں۔

الغرض شیطان اور اس کی ذریت نے یورپ، امریکا، افریقہ، آسٹریلیا اور روس وغیرہ کو فتح کر لیا ہے، اب اس کا رخ مسلمان ممالک، علاقوں، مسلم اقوام اور مسلم معاشروں کی طرف ہے۔ یقین جانئے! وہ مسلمانوں اور ان کی اولادوں اور نسلوں کے ساتھ بھی وہی کھیل کھیلنا چاہتے ہیں، جو وہ یہودی اور عیسائی دنیا کے ساتھ کھیل چکے ہیں۔ یوں تو تمام مسلمان ان کے نشانہ پر ہیں، مگر بطور خاص ایسے مسلمان، مسلمانوں کی اولادیں اور نسلیں جو غیر مسلم معاشرہ میں سکونت پذیر ہیں، ان کے لئے کسی تر نوالہ سے کم نہیں ہیں، اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس فتنہ زدہ دور اور فتنوں کی آماجگاہ کے ماحول میں، جہاں ہر طرف شیطان اور اس کے کارندے ایمان کش جال پھیلائے ہوئے ہیں، اپنے آپ کو، اپنی اولادوں اور نسلوں کو اس کی آلودگی سے بچائیں۔

جیسے ہر شکاری اپنے شکار کے انداز، طریقے اور اسلوب جانتا ہے، ٹھیک اسی طرح ابلیس ملعون اور اس کی ذریت بھی انسانوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے اور ان کو ضلالت وگمراہی کی گہری غاروں دھکیلنے کے لئے ہر ہر علاقہ، ملک، قوم اور خطہ کے لئے الگ الگ ہتھیار اور انداز اختیار کرتے ہیں۔

چنانچہ شیطان کسی کو آزادی فکر اور حریت ضمیر کے نام سے قرآن وسنت اور اسلاف امت سے باغی بناتا ہے تو کسی کو نت نئی تحقیقات اور نام نہاد اجتہاد کے نام سے الگ راہ اپنانے کی طرف متوجہ کرتا ہے، کسی کو انکار حدیث کے نام سے تو کسی کو انکار قرآن سے، کسی کو انکار جہاد کے نام سے تو کسی کو انکار ختم نبوت کے نام سے گمراہ کرتا ہے۔

چنانچہ کوئی اس ملعون کے کہنے پر دین و مذہب کا انکار کرتا ہے، تو کوئی حدیث وسنت کا، کوئی فقہ کا انکار کرتا ہے تو کوئی حدیث کا، کوئی اسلاف امت کی تحقیقات کو نہیں مانتا تو کوئی ان میں من مانی تاویلات وتحریفات کا تیشہ چلا کر ان کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس لئے عموماً تمام مسلمانوں اور خصوصاً غیر مسلم ممالک مثلاً یورپ، امریکا اور افریقہ وغیرہ میں رہائش پذیر مسلمانوں پر بطور خاص یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ارشاد الٰہی: ''قوا انفسکم واھلیکم نارا''... بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے... کے مصداق اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں اور نسلوں کو اس شیطانی دھوکا وفریب سے بچائیں، اسی طرح اس کے نام نہاد چیلوں کی دسیسہ کاریوں سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

لہٰذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ دور کے ایمان کش فتنوں، تباہ کن فتنہ پردازوں اور ان کی خطرناک چالوں، سازشوں اور چالبازیوں سے متعلق کچھ عرض کر دیا جائے اور یہ بھی بتلا دیا جائے کہ یہ بدنہاد چونکہ ایمان کے نام پر کفر کو رواج دیتے ہیں اور الحاد و بے دینی کو تحقیق و اجتہاد کے نام پر مسلمانوں کے دل و دماغ میں اتارنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے زیادہ چوکنا اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ شیطان، اس کی ناپاک ذریت اور اس کی دعوت وفکر کے علم برداروں کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ وہ مسلمانوں کو شکار کرنے، ان کو گمراہ کرنے اور ان کی متاع ایمان لوٹنے کے لئے انہیں براہ راست کفر وشرک یا ضلال وگمراہی کی دعوت نہیں دیتے بلکہ وہ الحاد و بے دینی اور دھریت وزندقہ کے زہر کو ایمان وعمل کے تریاق اور تحقیق واجتہاد کے غلاف میں لپیٹ کر پیش کرتے ہیں، جس سے ایک سیدھا سادا مسلمان بڑی آسانی سے ان کے مکر وفریب کا شکار ہو کر اپنی دولت ایمان گنوا بیٹھتا ہے۔

اس لئے وہ مخلص مسلمان اور ان کی بھولی بھالی اولادیں، جو دین و مذہب کی زیادہ معلومات نہیں رکھتے، اسی طرح وہ اسلام اور اسلامی احکام

سے دلی محبت وعقیدت رکھتے ہیں، اسلام اور اسلامی تعلیمات کو اپنانا اور ان پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں، لیکن وہ اسلامی ماحول سے دور ہیں، یا غیر مسلم ممالک میں قیام پذیر ہیں، بلاشبہ ایسے لوگ اسلام کے نام پر بہت جلد متاثر ہوجاتے ہیں، لہٰذا ان کی راہ نمائی اور ان کے دین وایمان کو بچانے کے لئے ایسے چند موٹے موٹے فتنوں اور ان کے طریقہ واردات کے بارہ میں چند معروضات پیش کی جاتی ہیں، یوں تو فتنوں کا ایک لاتعداد اور غیر متناہی سلسلہ ہے، مگر ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

انکار ختم نبوت کا فتنہ، انکار دین کا فتنہ، انکار حدیث کا فتنہ، انکار حیات ونزول عیسیٰ کا فتنہ، تجدد پسندوں کا فتنہ، اسلاف بیزاری کا فتنہ، دین دار انجمن کا فتنہ، گوہر شاہی کا فتنہ، مہدویت کا فتنہ، ذکریت کا فتنہ، بہائیت کا فتنہ، محمد شیخ کا فتنہ، زید زمان کا فتنہ، البہدیٰ انٹرنیشنل کا فتنہ، جاوید احمد غامدی کا فتنہ، جماعت المسلمین کا فتنہ، ڈاکٹر کیپٹن عثمانی کا فتنہ، انٹرنیٹ کا فتنہ، فون میسج کا فتنہ وغیرہ یہ وہ چند فتنے ہیں جو نوک قلم پر آگئے ورنہ غور کیا جائے تو قدم قدم پر فتنے ہی فتنے ہیں اور ان میں سے ہر ایک حدیث نبوی کے مطابق ہلاک وتباہ کرنے والے ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کا مقصد ومطمح نظر مسلمانوں کا دین وایمان برباد کرنا ہے۔ ان کو اس سے غرض نہیں کہ کوئی مسلمان اسلام سے منحرف ہوکر ان کی برادری اور حلقہ میں شامل ہوجائے، بلکہ ان کی خواہش اور چاہت صرف اور صرف یہ ہوتی ہے کہ آدمی مسلمان نہ رہے، چاہے اس کے علاوہ کچھ بھی بن جائے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان تمام فتنہ پردازوں کا نشانہ مسلمان ہی ہوتا ہے، ان میں سے کسی فتنہ پرور نے آج تک کسی ہندو، بدھسٹ، عیسائی، یہودی، پارسی یا کسی دوسرے لامذہب کو اپنے پروگرام کی دعوت نہیں دی اور نہ ہی وہ اس پر محنت کرتے ہیں۔

لہٰذا ہر مسلمان مرد وعورت کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں، خصوصاً اپنی اولاد اور متعلقین کو صحیح اسلامی اور دینی تعلیمات سے آگاہ کرے، ان کو ان ایمان کش ڈاکوؤں اور لٹیروں سے آگاہ کرے اور ان کے دین وایمان کا تحفظ کرے۔

فتنہ انکار ختم نبوت سے تو بحمداللہ! ہر مسلمان آگاہ اور واقف ہے کہ اس فتنہ کی ابتدا یمامہ کے مسیلمہ کذاب اور یمن کے اسود عنسی سے ہوئی، البتہ متحدہ ہندوستان میں اس فتنہ کی آبیاری پنجاب، ضلع گورداس پور کے ایک دجال مرزا غلام احمد قادیانی نے کی، چنانچہ اس ملعون نے انگریزوں کے اشارہ پر ۱۹۰۱ء میں دعوی نبوت کرکے نہ صرف ختم نبوت کا انکار کیا بلکہ ایک نئے دین کی بنیاد رکھی، چونکہ اس وقت متحدہ ہندوستان پر استعمار کا تسلط تھا اور اس ملعون کو اقتدار پر قابض استعمار کی حمایت وپشت پناہی حاصل تھی، اس لئے وہ استعمار کی چھتری کے سائے میں بیٹھ کر قلعہ اسلام پر سنگ باری کرتا رہا، مگر بایں ہمہ مسلمانوں نے ایک لمحہ بھی اس کے تعاقب میں غفلت وسستی کا مظاہرہ نہیں کیا، بلکہ اس کو ہر میدان میں چیلنج دیئے، مناظرے کئے، مباحثے کئے، مباہلے کئے، اشتہارات بانٹے، کتابیں لکھیں، ان کی تمام مکاریوں اور فریب کاریوں کو آشکارا کیا، یہاں تک کہ اس کے مرکز قادیان میں جاکر باقاعدہ جلسے کئے اور مسلمانوں کو اس کے شر وفتنہ سے آگاہ کیا اور سیدھے سادے مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کا تحفظ کیا بحمداللہ! مسلمانوں نے اس فتنے کا تعاقب برابر جاری رکھا اور اس گروہ کی ریشہ دوانیوں اور ملک وملت دشمنیوں اور ان کے ظلم وتشدد کے خلاف تحریکیں چلائیں، ماریں کھائیں، جیلیں کاٹیں، جان، مال کی قربانیاں دیں۔ تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان اسمبلی کی جانب سے اس فتنہ اور اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

اگرچہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا، لیکن انہوں نے اس آئینی فیصلے کو ایک دن کے لئے بھی تسلیم نہیں کیا، چنانچہ وہ آئین اور قانون کا مذاق اڑانے کے لئے نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان باور کراتے، بلکہ اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کہتے، ان کے منبر ومحراب بناتے اور اپنے ناپاک سینوں پر کلمہ اسلام یعنی ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا بیج لگا کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتے، مسلمان علماء نے ان کی اس دیدہ دلیری اور قانون شکنی پر احتجاج کرنا چاہا تو انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اسلم قریشی کو اغوا کرلیا، جب ان کی ریشہ دوانیاں حد سے بڑھیں تو ۱۹۸۴ء کی تحریک چلی اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا گیا، جس دن یہ آرڈی نینس جاری ہوا، اس کے اگلے دن قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی پاکستان سے بھاگ کر لندن چلا گیا اور اس نے وہاں بیٹھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک منصوبہ بندی شروع کردی۔ بحمداللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے یورپ کے مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ کے لئے یورپ میں مراکز قائم کئے اور مرزائی سازشوں کو آشکارا کیا اور سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنظم اور اس سے قبل پورے یورپ میں محلے محلے جاجا کر مسلمانوں کو اس فتنہ کی سنگینی سے آگاہ کرنا اور ان کو ختم نبوت کے مشن کی طرف متوجہ کرنا اور سالانہ کانفرنس میں شریک ہوکر عملی طور پر قادیانیت سے آگاہی حاصل کرنا وغیرہ اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

☆☆.....☆☆

عالم اسلام .... ھوشیار باش!

اسرائیل کو نیٹو کی کمان سونپنے کی منصوبہ بندی!

محمد انیس الرحمن

غزہ پر اسرائیلی دہشت گردی اور امریکی اور دیگر مغربی حکومتوں کے علاوہ بعض عربی ممالک کی تائید نے آنے والے وقت میں بہت سے معاملات کو واضح کردیا ہے، کویت سے شائع ہونے والے سیاسی ہفت روزہ ''المجتمع'' نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اسرائیل کے بعض پڑوسی عرب ملکوں نے اسرائیل کو حماس کی جنگی استعداد سے متعلق معلومات فراہم کی ہیں، ان عرب ملکوں کی اس منافقانہ پالیسی کے باعث ہی حماس کی لیڈر شپ کو انتہائی عجلت میں اپنی عسکری پوزیشن میں بنیادی تبدیلی کرنا پڑی تھی جبکہ حماس کی بڑی لیڈر شپ کو شام اور دیگر علاقوں میں پناہ لے کر حماس کو احکامات صادر کرنا پڑے ہیں، کیونکہ اس وقت اسرائیل اور امریکا کے صیہونی بینکروں نے سب سے زیادہ قیمت حماس کے لیڈروں کی لگا رکھی ہے، لہٰذا یہ خدشہ ہے کہ کوئی بھی فلسطینی اس لالچ میں ان سے متعلق معلومات صیہونیوں کو نہ پہنچادے۔

پاکستان کے قبائلی علاقوں میں امریکا کے بغیر پائلٹ کے ڈرون طیاروں کے حملے اب عام سی بات لگتی ہے، ان حملوں کے لئے سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کا استعمال عمل میں لایا جاتا ہے جبکہ اس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر ہزاروں میل دور امریکا میں ہوتا ہے، لیکن بعض عربی صحافتی ذرائع کے مطابق اس کا اصل مرکز اسرائیل میں ہے! بہرحال ان حملوں کے لئے مطلوبہ ہدف پر ایک ''الیکٹرونک چپ'' لگانا ہوتی ہے تاکہ اس طیارے کے ذریعے فائر کیا جانے والا میزائل اپنے ہدف پر اس ''چپ'' کے ذریعے پہنچ سکے، اس سے پہلے اس قسم کی کارروائیوں کے لئے مقبوضہ فلسطین کی اسلامی تحریک حماس کی لیڈر شپ کو نشانہ بنایا گیا ہے، جس میں حماس کے روحانی رہنما شیخ احمد یٰسینؒ اور ان کے بعد ان کے جانشین عبدالعزیز الرشیدیؒ اس کا نشانہ بنے ہیں۔ اس قسم کے حملوں کے لئے ہدف کو مطلوبہ ہدف کے اردگرد بسنے والے عناصر ہی کی خدمات درکار ہوتی ہیں، جو ڈالروں کے عوض اسے انجام دیتے ہیں، اس ٹیکنالوجی اور طریقہ کار کا بانی اسرائیل ہے اور اس وقت یہ ٹیکنالوجی صرف اسرائیل اور امریکا کے پاس ہے، زمین سے کنٹرول کی جانے والی اس ٹیکنالوجی کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ نائن الیون کے واقعات میں استعمال ہونے والے طیارے دراصل اسی ٹیکنالوجی کی بنیاد پر کاک پٹ میں اپنا کنٹرول کھو بیٹھے تھے اور یہ کنٹرول زمین پر موجود آپریشنل روم کو منتقل ہوگیا تھا، جس کی وجہ سے ان طیاروں کو زمین سے کنٹرول کرنے کے بعد ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی دو عمارتوں سے ٹکرا دیا گیا تھا۔

ڈرون ٹیکنالوجی کے لئے ایک ''مقامی ایجنٹ'' ہدف کے قریب درکار ہوتا ہے، اس قسم کی صیہونی حربے کی ابتدا ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد دیکھنے میں آئی ہے، ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ کو ''جنگ رمضان'' بھی کہا جاتا ہے، اس جنگ کو عربوں نے انتہائی خفیہ انداز میں کمال کی منصوبہ بندی کے تحت شروع کیا تھا تاکہ جنگ کے ابتدائی حصے میں ہی مطلوبہ مقاصد حاصل کئے جاسکیں، کیونکہ اس جنگ کی شروعات کے بعد امریکا اور مغرب نے جس انداز میں اسرائیل کی مدد کو پہنچنا تھا، اس سے عرب جنگ سے پہلے ہی آگاہ تھے اور ایسا ہی ہوا لیکن بڑی حد تک عربی افواج ابتدائی اہداف حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی تھیں، جس میں اسرائیل کی جانب سے ناقابل تسخیر قرار دی جانے والی بارلے لائن کو عبور کرکے سینا کے علاقے میں مصری فوج کا داخل ہونا بھی شامل ہے۔

اس جنگ کے فوراً بعد امریکا، یورپ اور اسرائیل میں عالمی صیہونیت کے کرتا دھرتا سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور اس سلسلے میں انہوں نے عالمی صیہونیت سے متعلق خطرناک تنظیم ''درلڈ جیوری'' کے تحت اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں ایک ایسا ادارہ تشکیل دیا، جس نے آنے والے وقت میں عربوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا تھا، صیہونی ادارے کی رپورٹ کے مطابق صیہونی رہنماؤں نے یہ فیصلہ کیا کہ عربوں سے براہ راست دشمنی مول لینے کی بجائے ان کے مال سے کمزور افراد کو ڈالروں کے ذریعے خرید کر مخبری کی خدمات لی جائیں اور اہداف کی نشاندہی کے لئے انہیں استعمال کیا جائے، یہ وہ وقت تھا جب ''الیکٹرونک چپ'' اور اس سے متعلق ٹیکنالوجی وجود میں نہیں آئی تھی، اس زمانے میں اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد نے لبنان میں ''انسانی چپس'' تیار کرکے مخبروں

کو ڈالروں میں تولنا شروع کر دیا، یوں بیروت جو کسی زمانے میں پی ایل او کا طاقتور مستقر تھا، اس کے لیڈروں کا مقتل بننے لگا، مخبری کرنے والے ایسے فلسطینی تھے، جن کی زندگیاں مہاجر کیمپوں میں کسمپرسی میں گزر رہی تھیں، ان کی محرومیوں میں دہشت گرد امریکی اور اسرائیلی صیہونیوں نے اپنے زندگی کا راز پالیا تھا، پی ایل او کے انٹیلی جنس چیف ابو جہاد نائب چیف آصف بسیسو اور عبداللہ سلامہ انہیں ''اپنوں'' کی مخبری کا نشانہ بنے تھے۔

زمانہ آگے بڑھا، جاسوس ٹیکنالوجی نے مزید ترقی کی مگر ''انسانی مخبر'' کی اہمیت نا حال قائم تھی، پہلے وہ اہداف کی نشاندہی کرتا تھا، اب وہ ایسی ''چپ'' رکھنے کی ذمہ داری بھی نبھاتا تھا، جس کی رہنمائی پر صیہونیوں کے میزائل اہداف کو تباہ کرتے تھے، شیخ احمد یٰسینؒ کی وہیل چیئر اور عبدالعزیز الرشیدیؒ کی کار پر یہ چپ لگائی گئی تھی، اب صیہونیوں نے زندگی کے دیگر اہم شعبوں میں بھی اپنے آدمی تلاش کرنے شروع کر دیئے تھے، اس کام کے لئے انہوں نے دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ مسلم ممالک کے صحافتی شعبے کو بھی اپنے نرغے میں لے لیا، تل ابیب میں قائم ادارے کی ایک رپورٹ کے حوالے سے عرب صحافتی ذرائع نے بڑا دلچسپ نقشہ کھینچا ہے، امریکا کے تھنک ٹینک جو امریکا اور اسرائیل کو دہشت گردی کے جواز فراہم کرتے ہیں، نے اس زمانے میں اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ: ''عرب خصوصاً مسلم ممالک میں صحافتی شعبے کو اپنی مدد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، اس شعبے سے وابستہ زیادہ تر افراد مالی طور پر کمزور پس منظر کے حامل ہوتے ہیں، روایتی تعلیم کی بنا پر انہیں چار سطریں لکھنے کا فن آجاتا ہے، جس کی بنا پر وہ اپنے آپ کو ''نامور صحافیوں'' کی فہرست میں شمار کرنے لگتے ہیں، عرب اور دیگر مسلم دنیا میں جو تعلیمی تناسب ہے، اس میں اسی قسم کے صحافی جلد ''نامور'' ہو جاتے ہیں، فلسطین اور اردن اور مصر میں یہ تناسب کہیں زیادہ ہے، مضافاتی علاقوں سے نکل کر یہ صحافی یا رپورٹر جب بڑے شہروں کے بڑے نشریاتی اداروں سے وابستہ ہوتے ہیں تو پھر انہیں یہاں رہنے کے لئے گھر اور پُرتعیش زندگی گزارنے کے لئے سرمایہ درکار ہوتا ہے، یہی وہ موڑ ہے جب ہم انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر کے انہیں ''خوبصورت زندگی'' کا تحفہ دے سکتے ہیں، اس کے برعکس ایسے صحافی اور دانشور جو مضبوط مالی پس منظر کے حامل ہوتے ہیں وہ خطرناک حد تک نظریاتی ہو سکتے ہیں، ان کی زندگی کے کمزور پہلوؤں کو اجاگر کر کے ان کے عوام میں ہی انہیں غیر موثر کیا جاسکتا ہے۔

عرب صحافتی ذرائع سے آئی ہوئی اس مغربی صیہونی رپورٹ کا مختصر جائزہ لینے کے بعد عالم عرب میں سیکولر فاشسٹ عناصر کی صحافتی سرگرمیوں کو سمجھنا مزید آسان ہو جاتا ہے، نائن الیون کے بعد اس قسم کا ''ہن'' پاکستانی ذرائع ابلاغ سے متعلق اسی قسم کے صحافتی حلقوں پر بھی برسا ہے جو اپنے کالموں اور رپورٹوں میں کبھی انتہا پسندی کے چیلنج کا راگ الاپتے ہیں تو کبھی طالبانائزیشن کے نہ سمجھ آنے والے فلسفے سے لوگوں کو ڈراتے ہیں، اس وقت وطن عزیز میں ایسے بہت سے بڑے شہر ہیں جہاں پر اس قسم کے تھنک ٹینک اور انسٹیٹیوٹ قسم کی چیزیں صیہونیت کی خدمت کے عوض لاکھوں ڈالر وصول کر رہی ہیں اور وطن عزیز کو ایک سیکولر ریاست قرار دینے کی کوشش میں مگن ہیں۔

غزہ پر اسرائیلی دہشت گردی کے بعد یہ بات کھل کر سامنے آچکی ہے کہ اسرائیل سمیت دنیا کی کوئی بھی مغربی صیہونی طاقت مسلمان مجاہدین کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی ''میزائل اور زمین'' کے درمیان جنگ میں جذبے فتح یاب ہوتے ہیں، امریکا کی عراق میں شکست اور افغانستان میں امریکا اور اس کے نیٹو اتحادیوں کے سخت نقصان نے اسرائیلیوں کو موقع فراہم کیا کہ وہ نیٹو کے کاندھوں پر سوار ہو کر اس حد تک اقوام متحدہ کی چھتری تلے پہنچ جائے، جہاں سے پاکستان جیسے جوہری مسلم ملک کی سرحدیں شروع ہوتی ہیں، اس سے پہلے امریکا اور دیگر یورپی ممالک اسرائیل کو مسلم ممالک کے معاملات میں اس لئے براہ راست نہیں لاتے تھے کہ اسرائیل کے خلاف مسلم معاشروں میں سخت نفرت پائی جاتی ہے، لہٰذا یہ ممالک بھی اس نفرت کا شکار ہو سکتے تھے، اس کے بعد صیہونیوں نے امریکا اور یورپی ممالک کے سفارتی مشنوں کو مسلم ممالک میں اپنے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا، اب کون نہیں جانتا کہ دنیا میں چند حساس مسلم ممالک میں واقع امریکی سفارت خانوں میں اسرائیلی بھی خدمات انجام دیتے ہیں، اسرائیل کی دہشت گرد خفیہ ایجنسی موساد اسی سفارتی سہولت سے ماضی میں فائدے اٹھاتی رہی ہے، عراق پر حملے کے لئے بھی امریکا کو امریکی صیہونی بینکروں نے آمادہ کیا تھا اور افغانستان پر بھی صیہونی سرمایہ داروں نے دہشت گردی کروائی تھی، لیکن افغانستان اور عراق میں امریکا اور نیٹو کی مسلسل ناکامیوں کے بعد اب نیٹو کی چھتری تلے یہ ناپاک اسرائیل کو سونپا جا رہا ہے، باقی نیٹو فوج کو اسرائیلی فوج کے تحت کرنے کی سازش کی جا رہی ہے، اب اگر اسرائیلی فوج نیٹو کی ٹوپی پہن کر اقوام متحدہ کے صیہونی ایجنڈے کے تحت افغانستان میں کھلم کھلا وارد ہو جاتی ہے تو چند لوگوں کے ہاتھوں میں پاکستان کی حکومت ہے ان کی جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ اس کے خلاف زبان بھی ہلا دیں، اسرائیلیوں نے اپنی حمایتی مغربی دنیا کو یہ باور کرا دیا ہے کہ اسلام کے خطرے سے

باقی صفحہ 23 پر

افادات: مولانا محمد ایوب ہاشمیؒ

منکرین معراج جسمانی کے اعتراضات کے جوابات

ایک مسلمان جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق اور مختار کل ماننے کے باوجود جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الانبیاء و خاتم الرسل مان لے، کس طرح جرأت کرسکتا ہے کہ خدائے قدوس کے کلام اور خاتم الانبیاء کے فرمان میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ ایمان والوں نے خبر معراج جسمانی سن کر آمنا وصدقنا کہا اور صدیق کہلائے، معاندین کو نہ ہی قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے پر یقین تھا اور نہ ہی آپ کی شان رسالت پر ایمان تھا، باوجود یکہ کلام الٰہی کے چیلنج کا جواب دینے سے عاجز اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق القمر جس کا مطالبہ بھی خود ہی کیا، مگر عناد وبغض نے انہیں انکار وجحود کی دلدل سے نہیں نکلنے دیا: ''وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلماً وعلواً'' آیات الٰہی اور نشانات قدرت، ظالم اور ضدی کے دل میں بھی اتر کر اضطراری یقین پیدا کردیتی ہیں مگر تقدیرات الٰہی کی نیرنگیاں معاً قلوب کو اپنی گرفت میں لے کر محض ضد اور جحود واختیاری کی مہر لگادیتی ہیں، آج بھی نیچریت اور مغربیت سے ماؤف عقل نارسا کہیں تو معراج روحانی یا منامی سے دلوں کو بہلا رہی ہے اور کہیں کشف جیسے الفاظ کا سہارا لے کر مذہبی قطعی اصولوں کو موم کی ناک بنانے کی کوشش کررہی ہے، بعض نے روایات کا انقطاع ثابت کیا اور بعض نے فن روایت سے ناواقفیت کی بناپر اضطراب کا جھنڈا اڈال کر صحیح روایات پر نقب زنی کرنے کی کوشش کی اور بعض نے طبقات ناریہ اور زمہریریہ سے جسد عنصری کے صحیح سالم گزرنے کا استحالہ پیش کیا اور کسی نے اس سرعت حرکت براقی کو ناممکن قرار دیا: ''واذلم یھتدوا بہ فسیقولون ھذا افک قدیم'' جب بات کرنہیں سکے تو اس کا نام طوفان ہی رکھا۔

واقعہ معراج، سائنس کی روشنی میں

قرآن کریم جس کے بارے میں ''یضل بہ کثیراً ویھدی بہ کثیراً'' اپنے اندر وہ نور ہدایت رکھا ہے کہ جس کی اک ادنیٰ کرن اور شعاع اگر صحیح الاستعداد انسان کے سینے کو ایک منٹ میں عرش اور بالائے عرش کی سیر کرادیتی ہے عالم برزخ، ملک ملکوت جبروت و لاہوت کے اسرار ومعارف سے آشنا کردیتی ہے، موت مابعد الموت، حشر ونشر، جنت دوزخ وزن اعمال، مرور صراط، کوثر وغیرہا غرضیکہ انسان کی ابدی زندگی کے ابدا

قاری عتیق الرحمن ہاشمی

لآباد تک تمام گوشے تفصیل سے پیش کرتی ہے، مگر فساد الاستعداد ماؤف العقل صورت کے انسان پر وہی اثر چھوڑتی ہے جو آفتاب عالمتاب روز روشن میں دوپہر میں چمگادڑ کی آنکھوں کو بے نور اور دل کو بے سرور کردیتا ہے، اگر شیرینی صحت مند کے لئے مرغوب طبع ہے تو صفراوی مزاج کے لئے اتنی ہی مضر اور باعث تنفر ہے، احول بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں تو یہ آفتاب اور مٹھائی کا قصور نہیں بلکہ مزاج کا نقص اور فساد ہے وہی آفتاب ہے جو اپنی تابانی سے کپڑے کو چمکادیتا ہے مگر دھوبی کو اتنا ہی جلا کر سیاہ کردیتا ہے، کیا یہ حقیقت نہیں کہ کل تک یہی عقل نیچر کے مدعی جنات وملائکہ کے وجود سے بے خبر ہوکر انکاری تھے مگر آج یورپ خود جنات و ملائکہ کے وجود پر حسی دلائل پیش کررہا ہے اور ہمزاد تک کا قائل ہوچکا ہے، کل تک طبقات ناریہ زمہریریہ کو موانع معراج سمجھانے کی کوشش کی جارہی تھی اور آج کے انکشافات جدید اور راکٹوں کی برق رفتاری نے سابقہ انکشافات کی تکذیب اور پردہ دری کردی، یہ فرضی توہمات اور فلسفیات کا بھوت اسی وقت تک انسان پر سوار رہتا ہے جبکہ اباء اور استکبار کے طوق سے لدا ہوا نہ ہو۔ بجلی جو انسانی صنعت ہے، زمین کے گرد ایک منٹ میں پانچ سو مرتبہ گھوم سکتی ہے اور بعض سیارے ایک ساعت میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل حرکت کرسکتے ہیں، انسانی صنعت کی تیز رفتاری کا اندازہ کرنا اگر واقعات نے ایک عقدہ بنادیا ہے تو عجائبات قدرت خداوندی کا اندازہ کرنے کا انسان کو حوصلہ ہوسکتا ہے؟ آج سائنس جدید کے انکشافات سائنس قدیم کے جملہ انکشافات میں اضافہ نہیں ہوا بلکہ تکذیب کرکے ''انظر کیف کذبوا علی انفسھم وضل عنھم ما کانوا یفترون'' کا سماں قائم کررہے ہیں، آج ارسطو، فیثا غورث، افلاطون، جالینوس، بوعلی سینا اور فارابی بھی قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو سب مضمون آیت کریمہ: ''ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین'' وہ بھی ان جدید سائنسی انکشافات کو دیکھ کر اپنی تحقیقات قدیمہ باوہام واباطیل کا پلندہ سمجھنے پر مجبور ہوجائیں گے، حالانکہ قرآن کریم ارشاد فرمارہا ہے:

''ولما یاتیھم تاویلہ یوم یاتیھم تاویلہ یقول الذین نسوہ من قبل قدجاءت رسل ربنا بالحق''

ابھی تک ان کے پاس ان واقعات کی تعبیر نہیں

آئی، جب تعبیر واقعات وحقائق سامنے آئیں گی، بھول چوک میں مبتلا حضرات یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے جو حقائق پیش کئے تھے وہی حق ہے، ہمارا انکار فقط اوہام اور افکار باطلہ پر مبنی تھا، جس خدائے عزوجل نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا کو یہ طاقت وکرامت عطا فرمائی کہ ملکہ بلقیس کا تخت اقصیٰ یمن سے اقصیٰ شام میں لانے کا چشم زدن میں دعویٰ کرتا ہے:

"انا الیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک"... "میں آنکھ جھپکنے سے پہلے لاسکتا ہوں۔" "فلما راہ مستقرا عندہ قال ھذا من فضل ربی"... "معاً دیکھا کہ تخت سامنے موجود ہے، فوراً بولے یہ میرے رب کا فضل ومہربانی ہے۔"

خود تخت سلیمان علیہ السلام کو ہوا تسخیر ربانی سے یمن سے شام اور شام سے یمن چند گھنٹوں میں لے جاتی ہے، یہاں بھی مغلوب العقل انسان کہہ سکتا ہے کہ بلقیس کا تخت باوجود کثیف اور مادی ہونے کے کس راستہ سے اور کیونکر اتنی لمبی چوڑی مسافت کو چشم زدن میں طے کرگیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کے لئے انہی طبقات کے راستے سے صحیح سالم پہنائیوں کے بیچ سے مائدہ نازل ہوا، کسی سردی اور گرمی سے اس میں تعفن اور تغیر پیدا نہیں ہوا۔ حضرت عزیر علیہ السلام کا طعام وشراب یعنی کھانا اور پانی سو سال گزرنے کے بعد بھی اسی طرح تازہ اور خوشبودار ہے، ہر قسم کی سڑاند اور بو سے محفوظ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسد عنصری کے ساتھ چشم زدن میں آسمانوں پر چڑھ جانا تو جناب رسالت مآب سراپا نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا بجسدہ العنصری آسمانوں پر جانا اور چشم زدن میں آجانا کیونکر مستبعد اور خلاف عقل ہوسکتا ہے؟ جس خدائے قدوس کی قدرت کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام کے لئے نار ابراہیم کو نور بنادیا، وہ حبیب الرحمٰن صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کرہ ناری کو نور بنادے تو کس سائنس اور عقل کے خلاف ہے؟ مشاہدات حاضرہ میں بجلی کس قدر طاقت کی حامل ہے کہ چشم زدن میں جان لیوا بن جاتی ہے مگر ہاتھ میں لکڑی ہو یا ربڑ کے دستانے ہوں تو قطعاً اثر نہیں کرتی، اگر انسان اتنی سریع التاثیر طاقت کے تاثیرات کا دفاع جانتا ہے تو رب قدیر: "من بیدہ ملکوت کل شئی" جس کے قبضہ میں جان اور روح ہے، تاثیرات پیدا بھی کرسکتا ہے اور تبدیل بھی کرسکتا ہے۔

معراج جسمانی اور قرآن کریم

"سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ھو السمیع البصیر"

سبحان کا لفظ عجائبات کے ظہور کے وقت بولا جاتا ہے، معراج منامی یعنی روحانی کوئی امر عجیب نہیں، جس پر سبحان کا لفظ بولا جائے، اسریٰ بعبدہ کا لفظ بیداری میں جسم عنصری کی سیر پر بولا گیا ہے: "فاسر باھلک بقطع من اللیل"... لوط علیہ السلام کو حکم دیا جاتا ہے کہ راتوں رات اپنے گھر والوں کو لے چل... موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا جاتا ہے: "فاسر بعبادی لیلاً انکم متبعون"... میرے بندوں کو راتوں رات لے چل... یہ کوئی خواب نہیں تھا، عبد کا لفظ بھی روح مع الجسد پر بولا جاتا ہے:

"قال تعالیٰ: وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا، واذکر عبدنا ایوب، انزل علی عبدہ الکتاب، تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ، ان عبادی لیس لک علیھم سلطان، کونوا عباد الی من دون اللہ، وما جعلنا رؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس"

جو کچھ ہم نے آپ کو دکھایا لوگوں کے فتنے اور امتحان کے لئے، ظاہر ہے کہ رویت بصری جو بیداری میں ہورہی ہو گمراہی اور فتنے کا باعث بن سکتی ہے، رویت روحانی اور منامی سے کیا فتنہ پیدا ہوسکتا ہے؟ معراج جسمانی نے ہی فتنہ قائم کیا، مخالفین نے انکار کیا اور کچے عقیدے والے مرتد ہوگئے۔ "اوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحی" یہاں بھی آسمانوں پر پہنچ جانے کے بعد بھی عبد کا لفظ ہے جو جسم عنصری پر دال ہے: "ما زاغ البصر وما طغی" بصر کا لفظ استعمال فرمایا جو جسمانی رویت پر دلالت کرتا ہے۔ "دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ" کے الفاظ بھی دونوں جسمانی پر دال ہیں، کیونکہ اس قرب کو قوسین کے قرب کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور قوسین جسم ہیں تو جسم کو جسمانی ہی کے ساتھ تشبیہ دی جاسکتی ہے، اس لئے یہ قرب آپ کا مع الجسم تھا اور فقط روحانی نہیں تھا۔

معراج جسمانی اور احادیث

ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں بحالت استراحت ایک چھت کا پھٹ کر فرشتہ کا آنا اور آپ کو اٹھا کر مسجد حرام میں لے جانا اور آپ کے سینہ مبارک کو چاک کرکے قلب مقدس کو زمزم شریف کے پانی سے دھونا اور حکمت ایمان وعرفان سے بھر دینا، براق پر سوار کرکے آپ کا لے جانا، جبکہ براق پر سواری کی جسم ہی کو ضرورت ہے۔ صحیح ام ہانی رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا واقعہ معراج ذکر کیا، انہوں نے مشورہ دیا کہ اس واقعہ کا ذکر کسی سے نہ کرنا، ورنہ لوگ تکذیب کریں گے، اندیشہ تکذیب فقط معراج جسمانی کی صورت میں ہوسکتا ہے، خواب اور منام پر اتنا فتنہ اور

شورش کیسے برپا ہوسکتی ہے؟ چنانچہ اہل مکہ میں اس تکذیب کا کہرام مچ گیا، کئی اپنے اور کچے قسم کے عقیدت مند بدعقیدہ ہوگئے اور کہا یہ ناممکن ہے کہ ایک انسان ایک رات میں اتنا لمبا چوڑا سفر جسم سے طے کرسکے؟ اس واقعہ معراج کے بارے میں محدث جلیل القدر ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''فحدیث الاسرا اجمع علیه المسلمون و اعرض عنه الزنادقه''

اور ان روایات کو متواتر لکھا ہے اور پچیس (۲۵) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام گنوائے ہیں، جن سے یہ روایات منقول ہیں۔

معراج جسمانی اور غیر مسلم کی عینی شہادت

مشہور روایت جو بخاری میں بالتفصیل موجود ہے، قیصر روم کے دربار میں حضرت دحیہ کلبیؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نامہ لے کر پہنچنا اور قیصر کا اپنے دربار میں عرب کے لوگوں کا بلوانا جو بغرض تجارت وہاں موجود تھے، چنانچہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو اس وقت اوّل صف کے مخالفوں میں سے تھے، بلائے گئے، انہوں نے بھرے دربار میں قیصر روم کے مختلف سوالات کے (جو نہایت ہی فراست پر مبنی تھے) جواب دیئے، دل میں جھوٹ بولنے کا خیال آیا بھی مگر بعد کی رسوائی کے خوف سے جرأت نہ کرسکے، چنانچہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے معاً خیال پیدا ہوا کہ اسی واقعہ معراج کو پیش کرکے بادشاہ کو بدظن کرلوں گا، چنانچہ میں نے کہا کہ حامل نبوت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: مجھے ایک رات میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے سات آسمانوں تک ایک رات میں جسمانی سیر کرا کے واپس لیا گیا، ایلیا کا سب سے بڑا عالم جو ہرقل کے سرہانے کھڑا تھا، اس نے کہا کہ میں اس رات سے واقف ہوں، چنانچہ ابوسفیان خاموش کرادیئے گئے، بادشاہ اپنے پوپ کی طرف متوجہ ہوگیا پوچھا تجھے کیسے معلوم ہے؟ اس نے کہا: ''میرا معمول تھا کہ ہر رات مسجد بیت المقدس کے تمام دروازے بند کرکے سوتا تھا، ایک رات تمام دروازے بند کئے مگر ایک دروزہ اپنی جگہ جام اور بند نہیں ہوسکتا تھا، بڑی کوشش کی گئی مگر پہاڑ جیسا وزنی معلوم ہوا مجبوراً کھلا ہی چھوڑ دیا، صبح ہوتے ہی اس دروازہ پر پہنچا، اس دروازے کے پاس پتھر کی چٹان میں ایک روزن اور سوراخ بنا ہوا ہے، یہ وہ روزن تھا، جس سے انبیاء علیہم السلام جو بیت المقدس تشریف لاتے ان کی سواریاں اسی روزن سے باندھی جاتی تھیں، میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ آج رات معلوم ہوتا ہے کہ کسی نبی کی آمد اس مسجد میں ہوئی ہے اور ان کی سواری کو اس سوراخ سے باندھا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وغیرہ کی تفصیلات بھی بیان کی ہیں۔'' (ابن کثیر، ص ۲۴، ج ۳)

یہ واقعہ معراج جسمانی کی کھلی تائید ہے اگر روحانی تھا تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کے پیش کرنے سے کیا حاصل، خوابیں تو آتی ہی رہتی ہیں، پھر عیسائی عالم کا مسجد بیت المقدس کے دروازے کے بند نہ ہونے کا حوالہ اور پتھر کا سوراخ روزن کی شہادت پیش کرنا اور نماز وغیرہ کے واقعات معراج جسمانی ہی کے دلائل ہیں۔

اہل مکہ کا اپنے قافلہ کے بارے میں پوچھنا اور آپ کا جواب دینا کہ وہ قافلہ بدھ کی شام غروب شمس سے قبل آنکلے گا سارا مکہ اور قریش نکلے، یہ قافلہ آپ کو مقام صحنان میں سوتا ہوا ملا ان کے ایک برتن میں پانی ڈھکا ہوا تھا ڈھکنا اتار کر اس میں سے پانی پیا۔ قافلہ کے آنے میں دیر ہوئی، چنانچہ سورج کے غروب سے قبل ہی آپؐ کے ارشاد کے مطابق خاکستری رنگ کا اونٹ آگے آگے تھا اور اس قافلے والوں کا پانی جو ان کے چھاگل (برتن) میں تھا گم ہوجانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی میں نے ہی پیا تھا، معراج جسمانی کے اہل دلائل ہیں، اسی طرح حدیث مسلم جس میں مسجد بیت المقدس کے بارے میں کفار نے نشانات مانگے، ابتداً آپ کو پریشانی لاحق ہوئی، بعدازاں رب تعالیٰ نے فوری مسجد بیت المقدس کو میرے سامنے کردیا اور میں دیکھ کر بتلا رہا تھا جس پر کفار اور فجار کی زبانوں پر تالے پڑ گئے اور دم بخود ہوگئے، اس رات تمام انبیاء علیہم السلام کی آپؐ نے مسجد بیت المقدس میں امامت کی، ہر پیغمبر نے خطبہ دیا اور آخر میں آپؐ نے خطبہ دیا، اس رات میں آپ کھجوروں والی زمین میں اتارے گئے، جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہاں نماز پڑھیں، آپؐ نے فرمایا یہ کون سی زمین ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: مدینہ طیبہ آپ کی ہجرت گاہ ہے، اسی طرح مدین سے گزر ہوا، وہاں بھی نماز پڑھی، آپؐ نے پوچھا کون سی جگہ ہے؟ جبرائیل نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے، اسی طرح کوہ طور پر بھی آپؐ نے نماز پڑھی، اسی سیر میں آپ کو ایک بڑھیا ملی، اس طرح ایک بوڑھا ملا (جس نے آپ کو السلام علیک یا اوّل یا آخر یا حاشر کے الفاظ سے سلام پیش کیا) جس نے آپ کو اپنی طرف بلایا، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آگے چلئے آگے ایک جماعت نے آپ کو سلام بایں الفاظ پیش کیا: ''السلام علیک یا اول یا آخر یا حاشر'' جبرائیلؑ نے کہا: ان کے سلام کا جواب دیں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، بڑھیا دنیا ہے اور بوڑھا ابلیس ہے جو آپ کو بلا رہا تھا اور آپ ان کی طرف نہیں گئے، اسی طرح اس رات میں تجلیات دکھائے گئے۔

۱:..... قوم ہے اسی دن فصل پوری ہے اور اسی دن کاٹ بھی رہی ہے اور پھر فوراً فصل مکمل ہوجاتی ہے۔

۲:..... اسی طرح ایک قوم جن کے سر پتھر سے پھوڑے جاتے ہیں اور کچلے جاتے ہیں اور پھر پہلی حالت پر ہوجاتے ہیں۔

۳:..... ایک قوم پر گزر ہوتا ہے جو ننگے بدن

اور مویشیوں کی طرح زقوم کھا رہی ہے۔

۴:..... ایک قوم پر گزر ہوا جن کے سامنے ایک ہنڈیا میں پکا ہوا گوشت ہے اور دوسری میں کچا سڑا ہوا۔

۵:..... پھر ایک شخص پر گزر ہوا جس کے سر پر لکڑیوں کا بھاری گٹھڑ ہے اور وہ اسے اٹھا نہیں سکتا۔

۶:..... ایک قوم پر گزر ہوتا ہے، جن کی زبانیں اور ہونٹ آہنی قینچی سے کاٹے جارہے ہیں اور کٹ کر پھر سابقہ حالت پر ہو جاتے ہیں۔

۷:..... پھر آپ کا گزر ایک پتھر پر ہوا جس سے ایک بیل نکلتا ہے اور پھر اس میں جانا چاہتا ہے مگر جا نہیں سکتا۔

آپؐ نے ہر موقع پر پوچھا جبرائیلؑ نے کہا: پہلی قوم غازی اور مجاہدین فی سبیل اللہ، دوسرے لوگ فرض نماز عمداً ترک کرنے والے ہیں، تیسرے زکوٰۃ نہ دینے والے، چوتھے وہ جو حلال کی بیوی کو چھوڑ کر حرام کی طرف جانے والے ہیں، پانچویں وہ انسان جو لوگوں کے حقوق و امانتیں ادا کرنے پر قادر نہیں اور لادتا جاتا ہے، چھٹے بے عمل واعظ ہیں، ساتواں وہ شخص جو غلط بات منہ سے نکالے، اسی طرح آپؐ نے جنت اور انعامات جنت، جہنم اور درکات جہنم کو دیکھا، اسی طرح بعض لوگ ایسے پیٹ والے دکھائے گئے، جو کوٹھڑیوں کی طرح ہیں، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ سود خو ہیں، بعض ایسے لوگ بھی دکھائے گئے جو اونٹ کی طرح ہیں جن کے ہونٹوں سے چنگاریاں نکلتی ہیں، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں۔

بیت المقدس میں تمام انبیاء علیہم السلام کو آپ نے نماز پڑھائی اور ہر پیغمبر نے خطبہ دیا، تمام انبیاء علیہم السلام کو آپؐ کے استقبال کی خاطر جمع کیا گیا، بعد ازاں سفر آسمان شروع ہوتا ہے، جس کے لئے روایات کے مطابق زینہ لایا گیا، جس کے بارے میں روایات سونے کی بھی اور چاندی کی بھی ہیں اور بعض روایات میں آگے بھی براق پر جانا ثابت ہوتا ہے، آسمان اول کا دروازہ کھولا گیا ایک بزرگ بیٹھے ہیں، جبرائیل علیہ السلام نے تعارف کرایا آپؐ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں، ان کو سلام پیش کریں میں نے سلام کیا، انہوں نے مرحبا کہا، ان کی داہنی طرف کچھ صورتیں ہیں جن کو دیکھ رہے ہیں، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: داہنی طرف جنتی ہیں، جن کو دیکھ کر ہنس رہے ہیں اور بائیں طرف دوزخی ہیں، جن کو دیکھ کر رو رہے ہیں، دوسرے آسمان میں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، تیسرے آسمان میں حضرت یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام کو، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام کو، چھٹے پر موسیٰ علیہ السلام کو ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو بیت المعمور کے ساتھ اپنی کمر لگائے بیٹھے ہیں، پھر مجھے اوپر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا، جس کے بیر اتنے بڑے ہیں جیسے مقام ہجر کے مٹکے، پھر مجھے ایک ہموار میدان کی طرف اٹھایا گیا، جہاں میں نے قلموں کی آواز سنی اور مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں، مقام سدرہ کے بعد جبرائیل علیہ السلام آگے جانے سے رک گئے اور معذرت پیش کی کہ اگر میں آگے بڑھوں تو نور سے میرے پر جل جاتے ہیں شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اسی کا ترجمہ اشعار پیش کیا:

برو گفت سالار بیت الحرام
کہ اے حامل وحی برتر خرام
چو در دوستی مخلصم یافتی
عنانم ز صحبت چرا تافتی
بگفتا فراتر مجالم نماند
بماندم کہ نیروئے بالم نماند
اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

بعد ازاں مجھے ستر ہزار نوری حجاب طے کرائے گئے، انہی نوری حجابوں میں ہر قسم کی آہٹ ختم ہوگئی اور مجھے آواز آئی: ''قف یا محمدؐ فان ربک یصلی'' اے محمدؐ! ٹھہر جا تیرا رب صلوٰۃ میں مشغول ہے، مجھے حیرت ہوئی کہ رب اور صلوٰۃ یعنی نماز مجھے آواز آئی:

''ھو الذی یصلی علیکم وملئکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور۔''

یعنی صلوٰۃ سے مراد رب تعالیٰ کی رحمت ہے، آپؐ کے لئے اور آپ کی امت کے لئے، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے، عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: آپ نے رب تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا، ایک مرتبہ دل سے دوسری مرتبہ ظاہری آنکھ سے۔ امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص کہے کہ نبی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے، اس نے اللہ تعالیٰ پر افتراء کی تو اس روایت کا کیا جواب دیا جائے؟ فرمایا: نبی علیہ السلام کے قول سے ''رایت ربی'' میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے، آخر میں اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بطلیموسی اور فیثا غورثی سائنس پر ایمان رکھنے والوں، روایت اور درایت کے اصولوں سے ناواقفوں نے سائنسی توہمات و تخیلات کو اپنا ایمان بنالیا، آیات قرآنی و احادیث نبویہ جو قطعی اور متواتر ہیں، جن پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے، کی دور از کار تاویلات کر کے خدا کو بھی اپنے توہمات و اباطیل کا پابند بنانے کی جھوٹی کوشش کی مگر حسب ارشاد الٰہی: ''وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزؤن'' آج انکشافات جدیدہ نے پرانے انکشافات کا بھرم کھول دیا۔ امید ہے یہ تحریر منکرین معراج جسمانی کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

☆☆.....☆☆

چوتھی قسط

مرزا قادیانی کے دعوی ارتداد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

۶:.....اپنے کو نبی تسلیم کرانے کی دعوت:

انبیاء کرام علیہم السلام لوگوں کو اپنی نبوت و رسالت کے ماننے کی دعوت دیتے ہیں۔ ان کی نقالی کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے سینکڑوں جگہ اپنی رسالت و نبوت کو منوانے کی دعوت دی ہے، چند حوالے ملاحظہ فرمائیں:

۱/۴۳۔ "وقل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا." (تذکرہ ص:۳۵۲ طبع چہارم ربوہ) (اور کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔)

۲/۴۲۔ "انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا." (حقیقۃ الوحی ص:۱۰۱، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۰۵، تذکرہ ص: ۶۱۰، ۶۱۲، ۶۵۷ طبع چہارم ربوہ) (ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔)

۳/۴۵۔ "قل جاءکم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین." (تذکرہ ص:۶۳۷ طبع چہارم ربوہ) (کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے پس اگر مؤمن ہو تو انکار مت کرو۔)

۴/۴۶۔ "مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح ص:۵۶، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۶۱)

۵/۴۶ الف۔ "اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، یعنی منعم علیہ پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچاوے، پس میں وہی اینٹ ہوں..... اور میں منعم علیہم کروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔" (خطبہ الہامیہ ص:۱۷۸، ۱۷۹، روحانی خزائن ج:۱۶ ص:۱۸۴، ۱۸۵ ایضاً)

۷:.....مرزا صاحب معصوم ہیں؟

اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا ایک خاص امتیاز یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے معصوم ہوتے ہیں۔ ٹھیک انہی کے طرز پر مرزا صاحب کو بھی معصوم ہونے کا دعویٰ ہے:

۱/۴۷۔ "ما انا الا کالقرآن وسیظھر علی یدی ما ظھر من الفرقان." (تذکرہ ص:۶۷۴ طبع چہارم) (اور میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔)

قرآن کریم مسلمانوں کی نہایت مقدس مذہبی کتاب ہے جسے خود مرزا صاحب کے پیرو بھی محفوظ عن الخطا سمجھتے ہیں اور مرزا صاحب اپنے تقدس کو قرآن کے مثل ثابت کرتے ہیں:

۲/۴۸۔ "انحن نزلناہ وانا لہ لحافظون." (تذکرہ ص:۱۰۷ طبع چہارم ربوہ) (ہم نے اس کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔)

یہ قرآن کریم کی آیت ہے، جسے مرزا صاحب نے معمولی تصرف کے ساتھ اپنی ذات پر چسپاں کیا ہے، گویا جس طرح قرآن منزل من اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر خطا و خلل سے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، ٹھیک وہی تقدس مرزا صاحب کو بھی حاصل ہے۔

۳/۴۹۔ "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی." (تذکرہ ص:۳۷۸، ۳۹۴ طبع چہارم ربوہ) (اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا یہ تو وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔)

یہ بھی قرآن کریم کی آیت ہے جو مرزا صاحب نے اپنی ذات پر چسپاں کی ہے اور جس سے منشا یہ ہے کہ مرزا صاحب ہر خواہش نفس سے بھی معصوم ہیں۔

۴/۵۰۔ "اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق." (تذکرہ ص:۳۶۴ طبع چہارم ربوہ) (اور جو کچھ تو چاہے کر، میں نے تجھے بخشا، تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا

ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔)

چونکہ مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو نبی معصوم کی حیثیت سے پیش کیا اس لئے مرزا کے زمانے میں ان کے امتی ان کو نبی معصوم ہی سمجھتے تھے۔

۵/۵۱۔ ''سوال ششم (از محمد حسین صاحب) حضرت اقدس (مرزا غلام احمد صاحب) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟

جواب: (از حکیم فضل دین صاحب) وہ نبی معصوم ہیں۔ ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔'' (اخبار الحکم ج:۱۱ نمبر:۱۳ مؤرخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۷ء)

۶/۵۲۔ ''چوتھا سوال (پادری) ڈالینل کا گناہ کے متعلق ہے کہ آیا مسیح موعود (مرزا صاحب) سے گناہ صادر ہوتا ہے یا نہیں؟

یہاں میں ڈالینل صاحب کے سوال کے جواب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل حق بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاءؑ کو شیطان کے تسلط سے محفوظ رکھتا ہے اور کبھی عمداً خدا کی نافرمانی کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) ہیں۔''

(لاہوری جماعت کے امیر مولانا محمد علی صاحب کا مضمون، مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ج:۵ ص:۱۵۱ اپریل ۱۹۰۶ء)

۷/۵۳۔ ''مردان خدا..... وہ گناہ سے معصوم، وہ دشمنوں کے حملوں سے معصوم، وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص:۸۵، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۱۷۱)

۸/۵۴۔ ''صحیح بخاری کی حدیث کہ بغیر عیسیٰ بن مریم (اور اس کی ماں) کے کوئی مس شیطانی سے محفوظ نہیں رہا..... اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ تمام وہ لوگ جو بروزی طور پر عیسیٰ بن مریم کے رنگ میں ہیں..... وہ سب معصوم ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص:۲۲۳، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۳۰۸)

۸:..... نہ ماننے والوں کو مجرم ٹھہرانا:

۱/۵۵۔ ''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔''

(مرزا کا الہام۔ تذکرہ ص:۳۳۶ طبع چہارم ربوہ، مجموعہ اشتہارات، ج:۳، ص:۲۷۵، کلمۃ الفصل ص:۱۲۹)

۲/۵۶۔ ''جو شخص خدا کی باتیں نہیں سنتا، وہ دوزخی ہوتا ہے۔''

(مرزا کا الہام۔ تذکرہ ص:۳۶۵ طبع چہارم ربوہ)

۳/۵۷۔ ''جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت درپیش ہے۔'' (مرزا کا الہام تذکرہ، ص:۱۶۸ طبع چہارم ربوہ، فتح اسلام، ص:۴۲، ۴۳، روحانی خزائن ج:۳، ص:۲۵، ۲۶)

۴/۵۸۔ ''اور فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں۔ اور انس و جن میں سے ان سا کوئی بھی بدطالع نہیں۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاءؐ کو نہ مانا۔ دوسرا وہ جو خاتم الخلفا (مرزا) پر ایمان نہ لایا۔''

(الہدیٰ ص:۵، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۲۵۰)

۵/۵۹۔ ''اور تمام ناپاک فرقے جو اسلام میں، مگر اسلام کی حقیقت کے منافی ہیں۔ صفحہ زمین سے نابود ہو کر ایک ہی فرقہ (قادیانی) رہ جائے گا۔''

(تحفہ گولڑویہ، ص:۴۱، روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۲۲۷)

۶/۶۰۔ ''انہی دنوں میں سے ایک فرقہ (احمدیہ) کی بنیاد ڈالی جاوے گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لئے ایک کرنا بجائے گا اور کرنا کی آواز پر ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھینچا آئے گا۔ بجز ان لوگوں کے جو شقی ازلی ہیں جو دوزخ بھرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔''

(کلمۃ الفصل، ص:۱۲۸، براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص:۸۲، روحانی خزائن، ج:۲۱ ص:۱۰۸، ۱۰۹)

۷/۶۱۔ ''خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا، وہ کاٹا جائے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات ج:۲ ص:۴۱۶)

۹:..... ماننے اور نہ ماننے والوں میں تفریق:

جس طرح ہر نبی کی دعوت کو قبول کرنے اور نہ کرنے کے نتیجے میں دو فریق بن جاتے ہیں، اسی طرح مرزا غلام احمد نے بھی اپنے ماننے والوں کو، نہ ماننے والوں سے الگ فریق قرار دیا:

۱/۶۲۔ ''ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (مرزا کا الہام۔ تذکرہ ص:۶۰۷ طبع ربوہ، کلمۃ الفصل ص:۱۲۵)

۲/۶۳۔ ''ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔''

(انجام آتھم، ص:۶۳، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۶۳)

۳/۶۴۔ ''اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کرنے کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟

پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ وہی تمہارا امام ہو جو تم میں سے ہو۔'' (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص:۱۸، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۶۴)

۴/۶۵۔ ''تمام فرقے مسلمانوں کے جو اس سلسلہ (قادیانیت) سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائیں گے یا نابود ہوتے جائیں گے۔ جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے۔ ایسا ہی اس جماعت کے مخالفوں کا انجام ہوگا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص:۷۰، روحانی خزائن، ج:۲۱، ص:۹۵)

۵/۶۶۔ ''پس خدا تعالیٰ مجھے (مرزا) یوسف قرار دے کر یہ اشارہ فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی میں ایسا ہی کروں گا اسلام اور غیر اسلام میں روحانی غذا کا قحط ڈال دوں گا۔ اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اس سلسلہ (قادیانیت) کے کسی جگہ آرام نہ پائیں گے ..... پس وہ لوگ جو اس روحانی موت سے بچنا چاہیں گے وہ اسی بندۂ حضرت عالی (مرزا) کی طرف رجوع کریں گے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۹۷، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۱۰۳)

۶/۶۷۔ ''اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔'' (نزول المسیح، ص:۴ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۳۸۲)

۷/۶۸۔ ''جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا ..... تو وہ مؤمن کیونکر ہو سکتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:۱۶۴، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۶۸)

۸/۶۹۔ ''میں مسیح موعود ہوں ..... پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے۔ وہ قابل مؤاخذہ ہوگا۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۸۴، روحانی خزائن، ج:۲۲ ص:۱۸۴)

۹/۷۰۔ ''وبشر الذین امنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم۔ اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے مؤمن صرف ان لوگوں کو کہا ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا) پر ایمان لے آئے ہیں ..... حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ اس الہام میں دو گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ خبیث اور طیب اور وہ دو گروہ مؤمنین اور منکرین کے ہیں۔'' (کلمۃ الفصل ص:۱۴۱)

۱۰/۷۱۔ ''پس وہ شخص جو مسیح موعود کی طرف نہیں آتا وہ ایمان سے محروم ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص:۱۴۲)

۱۱/۷۲۔ ''یہ میری کتابیں جنہیں ہر مسلمان محبت و مودت سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعاوی کی تصدیق کرتا ہے، مگر کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں

بقیہ: نیٹو کی کمان...

نمٹنے کے لئے اب اسرائیل کو پچھلی صفوں سے نکال کر ہراول میں لانا ہوگا، یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ امریکا عراق سے تو فرار ہو رہا ہے مگر افغانستان میں شدید نقصان کے باوجود وہاں سے نکلنے کے لئے تیار نہیں، اس کی وجہ افغانستان نہیں بلکہ پاکستان ہے! عالمی صیہونیت افغانستان میں نیٹو کی موجودگی میں ہی پاکستان کا ایٹمی ڈنگ نکالنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے اور اب اس میں قائدانہ حکمت عملی کا کردار اسرائیل کو دیا جا رہا ہے، جو افغانستان میں بھارت کی مدد سے مگر نیٹو کے نام پر ''انتہا پسندی'' کے خاتمے اور جوہری ہتھیاروں کو انتہا پسندوں کے ہاتھوں میں جانے سے روکنے کے نام پر پاکستان کے خلاف کوئی بھی بڑی کارروائی مستقبل قریب میں کر سکتا ہے، کون نہیں جانتا کہ بلوچستان میں بھارتی اور اسرائیلی موساد نے بلوچ لبریشن آرمی کی کمان سنبھالی ہوئی ہے، مگر پرویز مشرف کو کبھی کھل کر اس حقیقت کا اعتراف کرنے کی جرأت نہ ہو سکی ورنہ اس صورت حال کو الٹا بھارت اور اسرائیل کے خلاف استعمال کیا جا سکتا تھا لیکن مشرف اور اس کے گرد موجود نیٹ ورک کی لگام کسی اور کے ہاتھ میں تھیں، اب جو نام نہاد جمہوری سیٹ اپ سب کے سامنے ہے یہ مشرف سے بھی زیادہ فرمانبردار ہے، انہیں ابھی تک یہی نہیں معلوم کہ فضائی خلاف ورزی اور ٹیکنیکل غلطی میں فرق کیا ہے؟ مغرب نواز این جی اوز اور امن انسٹیٹیوٹس نے اسلام آباد کو محاصرے میں لے رکھا ہے، ڈالروں کے عوض تحقیقات کے نام پر مخبریاں کی جا رہی ہیں، اسلامی تشخص کو انتہا پسندی کا نام دیا جا رہا ہے، نام نہاد ''طالبان'' اسلام کے نام پر لڑکیوں کے اسکول تباہ کر رہے ہیں تاکہ ''جواز انتہا پسندی'' باقی رہے اصل اسلامی تحریکوں اور مجاہدین کو بدنام کیا جا سکے، اسرائیل نیٹو کا جھنڈا تھام کر کابل میں باقاعدہ اترنے کی تیاری کر رہا ہے۔ (بشکریہ ماہنامہ الحامد لاہور)

پر اللہ نے مہر لگادی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔"

۱۲/۷۳۔ "ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔" (انوار خلافت، ص:۹۰)

۱۳/۷۴۔ "جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول نہیں کیا کیونکہ وہ خدا کے نزدیک مغضوب ٹھہر چکے ہیں۔"

(انوار خلافت، ص:۹۰)

۱۴/۷۵۔ "واقعہ میں ہم آپ لوگوں (مسلمانوں) کو کافر کہتے ہیں۔"

(انوار خلافت، ص:۹۲)

۱۵/۷۶۔ "لڑکی کو بھائے رضا لیکن غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو نہ دو۔"

(انوار خلافت ص:۹۴)

۱۶/۷۷۔ "جو لوگ قادیان نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے۔" (انوار خلافت، ص:۱۱۷)

۱۷/۷۸۔ "دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

۱۸/۷۹۔ "امت محمدیہ کے تمام فرقوں میں نجات یافتہ فرقہ قادیانی ہے۔"

(تتمہ اربعین نمبر:۳، ص:۳۲، روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۴۲۶)

۱۹/۸۰۔ "قادیانی ولا تکن من الکافرین۔" (خطبہ الہامیہ، ص:۱۸۰، روحانی خزائن، ج:۱۶، ص:۲۶۷، مباحثہ راولپنڈی، ص:۴۴۰)

۲۰/۸۱۔ "وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا۔"

۲۱/۸۲۔ "قل جاء کم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین۔"

(مباحثہ راولپنڈی، ص:۴۴۰، تذکرہ، ص:۹۳۷، طبع چہارم، ربوہ)

۲۲/۸۳۔ "قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین۔"

۲۳/۸۴۔ "ویقول الذین لست مرسلا۔"

(مباحثہ راولپنڈی، ص:۴۴۰)

۲۴/۸۵۔ "قل یا ایھا الکافرون۔" (تذکرہ، ص:۸۴، طبع چہارم، ربوہ)

(جاری ہے)

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

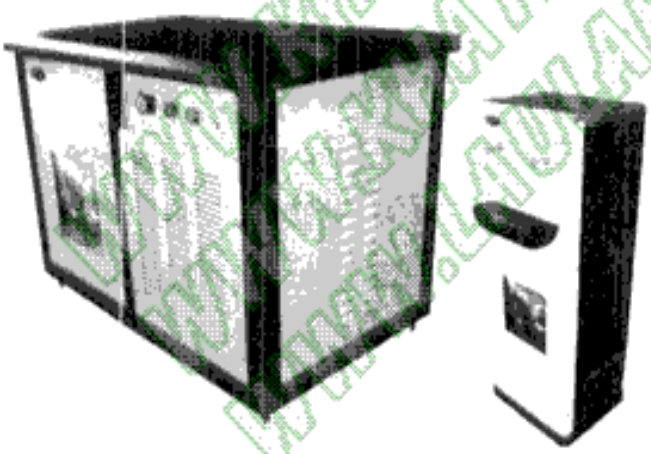

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کیپسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

خبروں پر ایک نظر

عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر ایمان نامکمل ہے: مولانا سعید احمد جلال پوری

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے: مفتی خالد محمود

لندن (پ ر) 12 جولائی کی ختم نبوت کانفرنس یورپ میں اسلام کے اصل چہرے کو متعارف کرانے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات کی ترویج واشاعت کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں۔ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر ایمان نامکمل اور ادھورا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری جانشین حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے کنگسٹن جامع مسجد میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ایمپسم کی جامع مسجد میں خطاب کرتے ہوئے مفتی خالد نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے۔ مسلمان ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور کوششیں کریں۔ 12 جولائی کو برمنگھم میں منعقد ہونے والی چوبیسویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے کامیاب انعقاد کو یقینی بنانے کے لئے مولانا سعید احمد جلال پوری، مفتی خالد محمود، مفتی سہیل احمد، قاری فیض اللہ چترالی، حافظ محمد ایوب اور قاری شبیر احمد سہارن پوری مختلف شہروں کے دورے کررہے ہیں۔ اس دوران ان علمائے کرام نے مقامی علمائے کرام اور عوام الناس سے ملاقاتیں کیں اور کانفرنس کے انعقاد کے حوالے سے تبادلہ خیال کے علاوہ تحفظ ختم نبوت کے مشن کی اہمیت سے انہیں آگاہ کیا۔ واضح رہے کہ اس کانفرنس کا انعقاد گزشتہ 23 سالوں سے باقاعدگی سے ہر سال ہورہا ہے۔ کانفرنس میں دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے علمائے کرام مذہبی اسکالر اور عوام الناس شرکت کرکے عقیدۂ ختم نبوت سے اپنی دیرینہ وابستگی اور قادیانیت سے نفرت وبیزاری کے اظہار کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں۔ اس کانفرنس کا انعقاد جامع مسجد برمنگھم میں ہوتا ہے جو کانفرنس کے انعقاد کے روز اپنی وسعت وکشادگی کے باوجود مسلمانوں کی کثرت کی وجہ سے تنگ اور ناکافی محسوس ہوتی ہے۔ کانفرنس کے سلسلے میں اعلانات اور دیگر تشہیری ذرائع کے استعمال کا سلسلہ شروع کردیا گیا ہے تاکہ ماضی کی طرح اس سال بھی کانفرنس کو بھرپور کامیاب بنایا جاسکے۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے

لندن (پ ر) اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، اسلام ہر مخالفت اور معاندانہ پروپیگنڈے کے باوجود پوری دنیا میں مقبول ہورہا ہے، مسلمانوں کو کرہ ارضی سے مٹانے کی تمام کوشش ناکام ثابت ہوں گی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلالپوری نے ملاقات کے لئے آنے والے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ مولانا سعید احمد جلالپوری کے ہمراہ مفتی خالد محمود، قاری فیض اللہ چترالی، حافظ محمد ایوب، قاری شبیر احمد سہارن پوری اور مفتی سہیل احمد بھی تھے۔ عظیم الشان کانفرنس 12 جولائی کو برمنگھم کی سنٹرل مسجد میں ہوگی۔ اس کانفرنس کی تیاری کیلئے وفود کی آمد کا سلسلہ جاری ہے، صاحبزادہ عزیز احمد، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی بھی انگلینڈ پہنچ چکے ہیں۔ یہ علماء کانفرنس سے قبل انگلینڈ کے مختلف شہروں کا دورہ کریں گے اور مسلمانوں کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے انہیں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کریں گے اور کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیں گے۔ دریں اثناء مولانا سعید احمد جلالپوری، مفتی خالد محمود، مولانا مفتی سہیل نے مدینہ مسجد آکسفورڈ، بنگلہ دیش اسلامک ایجوکیشن سینٹر آکسفورڈ، ومبلڈن جامع مسجد لندن، مورڈن اسلامک سینٹر لندن، اور سلاو اسلامک سینٹر میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، جس پر ایمان لانا ضروری ہے، اس عقیدہ کا انکار کفر ہے، امت کی وحدت اس عقیدہ میں مضمر ہے، یہ عقیدہ امت کی بقاء کا ضامن ہے، اگر یہ عقیدہ نہ رہے تو امت، امت نہیں رہے گی، اسلام جو رنگ، نسل، وطن اور قوم کی تفریق مٹا کر امت مسلمہ کو ایک وحدت اور ایک لڑی میں پرونے کیلئے آیا تھا، نئی نبوت کے دعویدار اس وحدت کو ختم کرکے مسلمانوں میں تفریق اور انتشار پیدا کرنے کی مذموم کوشش کررہے ہیں، لیکن وہ اپنی ان کوششوں میں کامیاب نہیں ہونگے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور صاحبزادہ عزیز احمد نے جامع مسجد حمزہ اور دارالعلوم بلیک برن میں علماء کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کی عمارت عقیدہ ختم نبوت پر قائم ہے، اگر یہ عقیدہ ختم ہوجائے تو اسلام کی عمارت متزلزل ہوجاتی ہے۔ علماء کرام نے ہمیشہ اسلام کے تحفظ کیلئے محنت اور جدوجہد کی ہے اور اس سلسلہ میں ہر دور میں اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہیں، آپ تمام علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ فتنہ قادیانیت کے مقابلہ کیلئے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں اتریں اور اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا یحییٰ لدھیانوی، مفتی محمود الحسن اور صاحبزادہ عزیز احمد نے مختلف عوامی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور یہی محبت ہمارا سرمایہ افتخار ہے، مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ وہ اپنی فتنہ سامانیوں اور سازشوں سے مسلمانوں کا ایمان سے تعلق ختم کرکے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کا جو تعلق ہے اسے کاٹنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں اور ہم کبھی انہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ان علماء نے کہا کہ یہ فتنوں کا دور ہے اپنی نئی نسل کے ایمان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اپنی اولاد کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سکھاؤ اور ان کو فتنوں سے آگاہ کرکے ان کے عقیدہ کی حفاظت کرو، اس کیلئے اس کانفرنس میں خود بھی شرکت کرو اور اپنی نئی نسل کو بھی اس کانفرنس میں لے کر آئیں۔

☆☆.....☆☆

شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحبؒ رحلت فرما گئے

جامعہ علوم اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی کے مہتمم، شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحبؒ ۶/ جولائی ۲۰۰۹ء بروز پیر رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپؒ کے صاحبزادے مولانا عتیق الرحمٰن صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں آپ کے عزیز و اقارب، علمائے کرام، عزیز شاگردوں، طلبا، وکلا، تاجروں کے علاوہ شہر بھر کے عوام الناس نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔

حضرت قاری سعید الرحمٰنؒ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ کے صاحبزادے اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مہتمم حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کے برادر کبیر تھے۔ آپؒ نے مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور میں تکمیل حفظ قرآن کریم کیا۔ خیر المدارس ملتان میں موقوف علیہ تک کی کتب پڑھیں، جہاں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ہم درس رہے، بعدازاں اپنے والد ماجد حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ کے ہمراہ خیر المدارس ملتان سے دارالعلوم ٹنڈو الہ یار تشریف لے گئے، جہاں سے والد صاحبؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد مالک کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد اشفاقؒ جیسے اکابرین امت سے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی اور دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے۔ دارالعلوم ٹنڈو الہ یار ہی میں قاری عبدالمالک سے فن قرأت و تجوید میں مہارت حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ دارالعلوم اکوڑہ خٹک اور جامعہ اسلامیہ میں خدمات انجام دیں۔ بعدازاں راولپنڈی صدر کی مسجد میں بحیثیت امام وخطیب مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں مسجد سے متصل قطعہ زمین پر ''جامعہ اسلامیہ'' کے نام سے مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ یہ چھوٹا سا مدرسہ آج جامعہ کی شکل اختیار کر چکا ہے جو مختلف اسلامی تحریکوں کا مرکز رہا۔

حضرت قاری سعید الرحمٰنؒ جنرل ضیا کے دور میں مجلس شوریٰ کے ممبر اور بعد میں مجلس شوریٰ کے وائس چیئرمین منتخب ہوئے۔ ۱۹۸۸ء میں اپنے حلقہ میں ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوئے اور پنجاب حکومت میں وزیر زکوٰۃ وعشر کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نوراللہ مرقدہ سے بیعت کا تعلق قائم کیا اور خلافت و اجازت کی خلعت سے سرفراز ہوئے۔ حج وعمرہ کے علاوہ انگلینڈ، جنوبی افریقہ اور امریکا کے کئی تبلیغی اسفار فرمائے۔ والد محترمؒ کی سوانح اور اصلاحی خطوط پر مشتمل کتاب ''تجلیات رحمانی'' تالیف کی۔ والد ماجد حضرت کامل پوریؒ کے ''افادات ترمذی'' مرتب کر کے علمائے امت سے خراج تحسین حاصل کیا۔ آپ کے دونوں صاحبزادے قاری عتیق الرحمٰن اور قاری محمد انس ماشاء اللہ عالم وفاضل ہیں۔

حضرت قاری صاحبؒ عرصہ سے علیل تھے عارضۂ قلب کے سبب ضعف و کمزوری تھی، دوست و احباب کے اصرار پر دل کے آپریشن کا مشورہ ہوا، مگر آپریشن کے بعد حالت سنبھلی نہیں اور وقت موعود آ گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، صاحبزادہ عزیز احمد کے علاوہ مفتی خالد محمود، محمد بن جمیل، مفتی مزمل حسین کاپڑیا، عابد بنوری، مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا، محمد وسیم غزالی اور دیگر مبلغین ختم نبوت نے قاری صاحب کے سانحہ ارتحال پر دلی غم کا اظہار کیا، دعائے مغفرت کی اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔ قارئین ختم نبوت سے بھی درخواست ہے کہ حضرت قاری صاحبؒ کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ٹنڈو آدم کے انتخابات

ٹنڈو آدم... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے انتخابات مجلس کے صوبائی امیر علامہ احمد میاں حمادی صاحب کی صدارت اور مبلغ مولانا محمد راشد مدنی کی زیر نگرانی دفتر ختم نبوت ایم اے جناح روڈ ٹنڈو آدم میں عمل میں آئی، انتخابی اجلاس کی کارروائی کا آغاز حافظ محمد فرقان انصاری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس کے بعد مولانا راشد مدنی نے کہا کہ تمام ساتھی مجھ سمیت ختم نبوت کے خادم ہیں، یہ انتخابات اور امیر کا چناؤ ایک تنظیمی عمل مکمل کرنا ہوتا ہے، اس عظیم کام کا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول کو اجاگر کرنا اور قادیانیت کی سرکوبی کرنا ہے، تمام ساتھی دلی لگن اور اخلاص کے ساتھ اس کام کو جاری رکھیں، یہ کام اللہ کی عطا ہے اس پر تمام ساتھی اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے اس عظیم کام کے لئے ہمیں چنا ہے، اس کے بعد اتفاق رائے سے آئندہ تین سال کے لئے حاجی محمد عمر جونیجو کو امیر، محمد منور حسین قریشی کو ناظم، ماسٹر عبدالستار کو ناظم نشر واشاعت، سید ضیا کو خازن، محمد ارشاد قریشی کو ناظم تبلیغ مقرر کیا جبکہ ڈاکٹر خالد آرائیں، ماسٹر شاہ نواز ابڑو، ماسٹر عبدالحکیم چانگ، ماسٹر خیر محمد کھوسو کو مقامی مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا اور مجلس عمومی کے ممبران جو اس سال چناب نگر میں ہونے والے مرکزی انتخابات میں اپنی قیمتی رائے دیں گے ان میں محمد ہاشم بروہی، حاجی قادر داد، مولانا حفظ الرحمٰن انصاری کو منتخب کیا، آخر میں علامہ احمد میاں حمادی نے دعا فرما کر تمام عہدیداران کو مبارکباد دی۔

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی قائم کردہ تعلیمی و اصلاحی درسگاہ دارالعلوم سفینۂ بحر میں

دورۂ تفسیر قرآن کریم و ردِّ فرقِ باطلہ

بطرز: حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ واں بھچراں و حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

مفسر قرآن

حضرت درخواستی کے تلمیذ خاص، علمی و فکری جانشین

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان

۵ شعبان المعظم تا ۱۵ رمضان المبارک

29 جولائی تا 6 ستمبر 2009

خصوصیات

★ قرآن کریم سمجھنے کیلئے ضروری قواعد و ضوابط ★ قرآن کریم کے بنیادی اصول
★ ہر سورۃ کا موضوع و خلاصہ، ہر رکوع کا خلاصہ اور اس کا ماخذ
★ شانِ نزول، ربط بین الآیات، مشکلاتِ قرآن ★ سیاقِ انداز
★ خلافت اسلامیہ کی حقیقت، فرقِ باطلہ کی تردید اور علماء حق کے مسلکِ اعتدال پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مدرّسین کیلئے خصوصی نشست

جس میں صرف و نحو و دیگر فنون کی تدریس کا انداز سکھایا جائیگا۔

اس سعادت عظمیٰ میں اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی شرکت کرسکتے ہیں۔

نوٹ: طالبات اور خواتین کیلئے بھی دورۂ تفسیر میں شرکت کا انتظام کیا گیا ہے۔

دورۂ تفسیر قرآن کریم انٹرنیٹ پر براہ راست سنا جاسکتا ہے

www.Shaheedelslam.com
info@Shaheedelslam.com

الداعی العزیز مولانا محمد طیب لدھیانوی

داخلہ کے خواہشمند حضرات 3 عدد تصاویر، پاسپورٹ کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ضروری سامان کے لحاظ سے بستر ہمراہ لائیں

بمقام دارالعلوم سفینۂ بحر و جامع مسجد خاتم النبیین

گلشن یوسف پوسٹ آفس سوسائٹی سیکٹر 113/A اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی فون
0321-9275680
0321-9264592
021-34647711
www.Shaheedelslam.com info@Shaheedelslam.com

بمقام

جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

فرمائے رسول ﷺ

لا نبیَّ بعدی

سالانہ

ردّ قادیانیت و عیسائیت کورس

زیر سرپرستی

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ

خان محمد صاحب

حضرت مولانا ڈاکٹر

عبدالرزاق اسکندر

دامت برکاتہم

(جانشین امیر مرکزیہ)

بتاریخ یکم تا ۲۰ شعبان ۱۴۳۰ھ

بمطابق 25 جولائی تا 13 اگست 2009

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم، درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردِ قادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- رہائش اور خوراک کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

نامور علماء، مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے۔

انشاء اللہ

فون:
061-4514122

زیر اہتمام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

فون:
047-6212611